مقبول جہاں بھر میں ہو دعوتِ اسلامی
دوں واسطہ اسے ربِّ غفّار عزّوجلّ مدینے کا

ضمیمہ

"فیضانِ سُنّت"

مُصنّف

امیرِ دعوتِ اسلامی

حضرت مولانا

محمد الیاس قادری

ناشِر

المکتبۃ المدینہ

شہید مسجد۔ کھارادر،

کراچی

مقبول جہاں بھر میں ہو دعوتِ اسلامی
دوں واسطہ اے ربّ عزّوجلّ سرکارِ مدینے کا

ضمیمۂ
"فیضانِ سنّت"

مُصنّف

امیر دعوتِ اسلامی
حضرت مولانا

محمد الیاس قادِری

ناشِر

المکتبۃ المدینہ
شہید مسجد ۔ کھارادر،
کراچی

فہرست

عِطر لگانا سُنّت ہے

ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا مدینے کی
مہکی مہکی فضا مدینے کی

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے میٹھے میٹھے سرکارِ مدینے کے تاجدار بحکمِ پروردِگار (عَزَّوَجَلَّ) دو عالَم کے مُختار، شفیعِ روزِ شمار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کو خوشبو بے حد پسند ہے اور بدبو سے آپ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو بہت ہی اَذِیّت ہوتی ہے۔ لہٰذا آپ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) ہر وقت مُعطّر مُعطّر رہتے ہیں۔ آپ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) خوشبو کا بہت استعمال کرتے رہتے تاکہ غلام بھی ادائے سُنّت کی نیت سے خوشبو لگایا کریں ورنہ اِس بات میں کس کو شک و شبہ ہو سکتا ہے کہ آپ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا وُجُودِ مسعود تو قُدرتی طور پر خود ہی مہکتا رہتا اور تاجدارِ مدینہ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا مُبارک پسینہ بذاتِ خود کائنات کی سب سے بہترین خوشبو ہے۔[1]

مُشک و عَنبر کیا کروں؟ اے دوست خوشبو کے لیے
مجھ کو سلطانِ مدینہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم) کا پسینہ چاہئے

کیا مہکتے ہیں مہکنے والے!

بھٹکے ہوؤں کے رہبر، محبوبِ ربِّ اکبر (عزوجل)، کُل انبیاء کے سرور، شافعِ روزِ محشر یعنی ہمارے مُعطّر مُعطّر حضورِ انور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے وُجُودِ مُعنبر کی میٹھی میٹھی مہک کا یہ عالَم ہوتا تھا کہ آپ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) جس گلی سے گزرتے وہ گلی خوشبوؤں سے مہک اُٹھتی۔ جو خوش نصیب ہمارے آقائے مُعطّر (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سے مُصافحہ کرنے کی سعادت

[1] پسینۂ مبارکہ کا مُفصّل بیان "فیضانِ سُنّت" ص ۵۴۳ پر ملاحظہ فرمائیں۔ سگِ مدینہ عُفِیَ عنہٗ

حاصل کرتا تو اُس کا ہاتھ سارا دن مہکتا رہتا۔

ہمارے نبیِ مُعطَّر (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اگر کسی سعادتمند مدینے کے مُنّے پر دستِ شفقت پھیر دیتے تو اُس کا سَر اِس قدر مُعطَّر ہوجایا کرتا کہ وہ اِس مبارک خوشبو کے سبب دوسرے بچوں میں مُمتاز ہوجاتا۔ حضرتِ سیِّدُنا جابِر بن سَمُرہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) فرماتے ہیں کہ ایک بار میٹھے میٹھے سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنا دستِ پُرانوار میرے چہرہ پر پھیرا۔ میں نے اُسے ٹھنڈا اور ایسی خوشبودار ہوا کی طرح پایا جو کسی عِطر فروش کے عِطر دان سے نکلتی ہے۔

عِطرِ جنّت میں بھی ایسی خوشبو نہیں
جیسی خوشبو نبی (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کے پسینے میں ہے

عُمدہ قسم کی خوشبو لگانا سُنّت ہے

پیارے اسلامی بھائیو! "شمائلِ رسول" صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں ہے کہ ہمارے مدینے والے آقا مہکنے والے مُصطفٰے (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو عُمدہ اور بہترین قسم کی خوشبو بہت پسند آتی اور ناخوشگوار بُو یعنی بدبُو آپ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) ناپسند فرماتے۔ آپ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) ہمیشہ عُمدہ خوشبو استعمال کرتے اور اسی کی دوسرے لوگوں کو بھی تلقین فرماتے۔

عِطر لگاتے رہنا سُنّت ہے

حضرتِ سیِّدُنا اَنس بن مالِک (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) فرماتے ہیں، ہمارے مُعطَّر مُعطَّر حُضُورِ انور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے پاس ایک خاص قسم کی خوشبو تھی جسے آپ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) استعمال فرماتے (ایضاً)

سَر میں خوشبو لگانا سُنّت ہے

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی عادتِ کریمہ تھی کہ آپ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) مُشک سرِ اقدس کے مُقدّس بالوں اور داڑھی مبارک میں لگاتے (شمائلِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم)

حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا) سے مَروی ہے، فرماتی ہیں: میرے

سرتاج، ماہِ نبوّت، تاجدارِ رِسالت (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) نے نہایت عُمدہ خوشبو لگائی تھی یہاں تک کہ اس کی چمک حُضورِ تاجدارِ مدینہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) کے سرِ مبارک اور داڑھی شریف میں باقی تھی۔ (بخاری و مسلم)

اِسپرے سینٹ نہ لگائیں

پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ سَر اور داڑھی کے بالوں میں خوشبو لگانا سُنّت ہے۔ مگر یہ خیال رکھیں کہ سَر اور داڑھی میں صِرف خالِص خوشبوئیں استِعمال کریں۔ بدقسمتی سے آجکل خالِص خوشبویات کا ملنا بے حد دُشوار ہو گیا ہے۔ اب عُموماً عطریات کیمیکلز سے بنائے جاتے ہیں۔ اِن کا لباس میں استعمال کرنا جائز تو ہے مگر سَر اور داڑھی میں لگانا نقصان دِہ ہے۔ آج کل ایک عام وَبا یہ بھی پھیل چکی ہے کہ "اسپرے سینٹ" عام ہو گئے ہیں عُموماً اِن میں "الکحل" کی آمیزش ہوتی ہے۔ اور الکحل والے عطر کا استعمال گناہ ہے۔ بلکہ شراب کی آمیزش والے عِطر (یعنی الکحل والے سینٹ) کی خوشبو سونگھنا بھی "فتاویٰ رضویہ" میں ناجائز لکھا ہے۔ لہٰذا کاروں میں اور گھر کی دیواروں وغیرہ پر بھی اِس کا استعمال نہ کریں۔ اَلکحل والے سینٹ کی شناخت یہ ہے کہ اگر اس کو ہتھیلی پر لگایا جائے تو فوراً اُڑ جائے گا نیز ہتھیلی پر ٹھنڈک بھی محسوس ہو گی۔

خوشبو کا تحفہ قبول کرنا

"شمائلِ ترمذی" میں ہے کہ حضرتِ سیّدُنا انس بن مالک (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) خوشبو کا تحفہ رَد نہیں فرماتے تھے۔ آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) فرماتے ہیں کہ نبیوں کے سردار، ہمارے مُعَطَّر مُعَطَّر حُضُورِ انور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) کی خدمتِ بابرکت میں جب خوشبو تحفۃً پیش کی جاتی تو آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) رَد نہ فرماتے۔

"شمائلِ ترمذی" حضرتِ عبدُاللہ بن عُمَر (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) سے روایت ہے کہ

سرکارِ مدینہ سُرورِ قلب وسینہ (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) کا فرمانِ عالیشان ہے کہ تین چیزیں واپس نہیں لَوٹانی چاہئیں (۱) تکیہ (۲) خوشبودار تیل اور (۳) دُودھ۔

پیارے اسلامی بھائیو! خوشبو، تکیہ اور دُودھ (اوران میں تمام کم قیمت چیزیں شامل ہیں) کا ہَدِیّہ قبول کرنے کی حِکمت مُحَدِّثینِ کرام (رحمہم اللہ) یہ بیان کرتے ہیں کہ عُمُوماً یہ چیزیں اِتنی قیمتی نہیں ہوتیں اور ظاہر ہے جو سَستی چیز ہوتی ہے وہ دینے والے کے لیے زیادہ بُوجھ ثابت نہیں ہوتی اور قبول نہ کرنے پر دینے والے کا دِل ٹُوٹنے کا اندیشہ بھی رہتا ہے۔ اور چُونکہ ہمارے مدینے والے آقا صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کسی کا دل توڑنا پسند نہیں کرتے تھے اِس لیے آپ (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) خوشبو کا تحفہ رد نہیں فرماتے۔ چُنانچہ ہمیں بھی چاہیئے کہ اگر ہمیں کوئی خوشبو یا سستی چیز تُحفۃً پیش کرے تو اُسے سُنّت سمجھ کر قبول کر لینا چاہیئے۔ اگر کوئی قیمتی چیز پیش کرے تو اُسے بھی قبول کرنے میں کوئی حَرَج نہیں مگر غور کر لینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ کہیں مُرُوَّت وغیرہ میں تو نہیں دے رہا کہ یہ دینا بعد میں خود اُسی پر بار پڑ جائے۔ حدیثِ بالا میں جو تکیہ کے تُحفہ کو رد نہ کرنے کا ذکر کیا گیا ہے اِس سے مُراد بعض مُحَدِّثین رحمہم اللہ نے عارِضی طور پر ٹیک لگانے کے لیے تکیہ پیش کرنا بھی مُراد لیا ہے کہ کوئی پیش کرے تو رَد نہ کیا جائے۔

کون کیسی خوشبو استعمال کرے؟

حضرتِ سیِّدُنا ابُوہُریرہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے فرمایا کہ پیارے پیارے، میٹھے میٹھے اور مُعَطَّر مُعَطَّر سَرْوَر (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) نے ارشاد فرمایا کہ مَردانہ خوشبو وہ ہے کہ اُس کی خوشبو تو ظاہر ہو مگر رنگ ظاہر نہ ہونے پائے اور زنانہ خوشبو وہ ہے کہ اُس کا رنگ تو ظاہر ہو مگر خوشبو ظاہر نہ ہو (شمائلِ ترمذی)

اِس حدیثِ پاک سے معلوم ہوا کہ اسلامی بھائیوں کو اپنے لباس پر ایسی خوشبو استعمال کرنی چاہیئے جس کی خوشبو تو پھیلے مگر رنگ کے دھبّے وغیرہ نظر نہ آئیں جیسا کہ گُلاب، کیوڑہ، صَندل اور اِسی قِسم کے بے رنگ عِطریات۔ اور اسلامی بہنیں رنگ دار خوشبوئیں بھی استعمال کر سکتی ہیں جن کی خوشبو زیادہ پھیلتی نہ ہو جیسا کہ حِنا وغیرہ۔ بہر حال اسلامی بہنوں کو ایسی خوشبو نہیں لگانی چاہیئے جس کی خوشبو اُڑ کر غیر مَردوں تک پہنچ جائے۔ اسلامی بہنیں حدیثِ ذیل پڑھیں اور عِبرت حاصل کریں۔ چُنانچہ

حضرت سیِّدُنا ابو موسیٰ اَشعَری (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) سے روایت ہے کہ جب کوئی عورت خوشبو لگا کر لوگوں میں نکلتی ہے تاکہ اُس کی خوشبو پائی جائے تو یہ عورت زانیہ ہے (نَسائی)

خوشبو کی دُھونی لینا سُنّت ہے

حضرتِ سیِّدُنا نافِع (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) فرماتے ہیں کہ عبدُاللّٰہ ابنِ عُمر (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) کبھی کبھی خالِص عُود (یعنی اگر) کی دُھونی لیتے۔ یعنی عُود کے ساتھ کسی دُوسری چیز کی آمیزش نہیں کرتے اور کبھی عُود کے ساتھ کافور ملا کر دُھونی لیتے اور فرماتے کہ ہمارے میٹھے مدنی آقا (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) بھی اِسی طرح دُھونی لیا کرتے تھے۔ (مسلِم)

اگر بتّی جلانا جائز ہے

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللّٰہ ابنِ عُمر (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) اِتّباعِ سُنّت میں کبھی خالِص عُود کی دُھونی لیتے تھے تو کبھی ادائے سُنّت کی نیّت سے اُس میں کافور مِلا کر دُھونی لیا کرتے تھے۔ اِس حدیثِ بالا سے یہ بھی معلوم ہوا کہ خوشبو لینے کے لیے اگر بتّی اور لوبان جلانا جائز ہے اور اس کو فُضول خرچی نہیں کہا جا سکتا بلکہ اگر بہ نیّتِ سُنّت اگر بتّی وغیرہ جلا کر اُس کی خوشبو لیں گے تو اِن شاءَ اللّٰہ کسی خوشبو دار چیز کو جلا کر خوشبو حاصل کرنے والی سُنّت ادا کرنے کا ثواب بھی حاصل ہوگا۔ رہا قبروں پر موم بتّیاں

اور اگر بتّیاں جلانا جیسا کہ شبِ بَرأت میں خُصوصاً لوگ جلاتے ہیں، اِس مسئلہ پر میرے آقائے نِعمت، امامِ اَہلسنّت مولٰینا شاہ احمد رضا خان عَلَیہِ رَحمۃُ الرَّحمٰن نے "فتاویٰ رضویہ" حِصّہ چہارم میں تفصیل سے بحث فرمائی ہے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے قبر کے اُوپر موم بتّی اور اگر بتی جَلانے کی مُمانعت فرمائی ہے البتّہ حاضِرین کو خوشبو پہنچانے کے لیے یا تِلاوت وغیرہ کرنے والے یا راہ چلنے والے کے لیے روشنی کی ضرورت ہو تو قبر سے ہٹ کر اگر بتیاں اور موم بتّیاں جلانے کی اجازت دی ہے۔ ہاں مَزاراتِ اولیاء پر چادر چڑھانے اور قبر شریف کے قریب چَراغ جلانے کی اجازت دی ہے کہ اِس طرح عوامُ النّاس کی نظر میں صاحِبِ مزار کی وُقعت پیدا ہوتی ہے، اور وہ اِس کی طرف مائل ہوتے ہیں[1]۔

اے ہمارے پیارے اللہ (عَزَّوَجَلَّ)! ہمیں ہمارے پیارے سرکار مہکے مہکے مدینے کے میٹھے میٹھے غمخوار، دوعالَم کے تاجدار (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے صدقے میں مدینۂ مُنوّرہ کی مُعطّر مُعطّر فضاؤں اور مُعَنبر مُعَنبر ہواؤں میں سانس لینے کی سَعادت نصیب فرما اور پھر انہی مُعطّر مُعطّر فضاؤں میں مُعطّر مُعطّر حُضورِ انور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے جَلوؤں میں عافیت کے ساتھ ایمان پر موت نصیب فرما اور جنّتُ البقیع کی مہکی مہکی سرزمین پر مَدفن نصیب فرما۔

کیجیے گا نہ مایوس ماہِ مُبیں (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! — آپ کے واسطے کوئی مشکل نہیں (صلی اللہ علیہ وسلم)

بس بقیعِ مُبارک میں دوگز زمیں — بہرِ غوث و رضا چاہیے

ٹوٹ جائے دم مدینے میں مرا یاربّ بقیع — کاش! ہو جائے میسّر سبز گنبد دیکھ کر

---

[1] تفصیلی معلومات "جاءَ الحق وَزَھَقَ الباطِل" ص۲۷۷ تا ص۲۸۸ پر مُلاحظہ فرمائیں۔

سُرمہ لگانے کی سُنّتیں

پیارے اسلامی بھائیو! سُرمہ لگانا ہمارے پیارے آقا مدینے والے مُصطفیٰ (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم) کی نہایت ہی پیاری پیاری اور میٹھی میٹھی سُنّت ہے۔ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم) جب سونے لگتے تو اپنی مبارک آنکھوں میں سُرمہ لگایا کرتے۔ لہٰذا ہمیں بھی سونے سے پہلے اتّباعِ سُنّت کی نیّت سے اپنی آنکھوں میں سُرمہ لگانا چاہیئے۔ اِس سے ہمیں سُرمہ لگانے کی سُنّت کا بھی ثواب ہوگا اور ساتھ ہی ساتھ اِس کے دُنیوی فوائد بھی حاصل ہونگے۔

سُرمۂ اِثمد افضل ہے

ہمارے پیارے آقا (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم) سُرمۂ اِثمد پسند فرماتے تھے۔ چُنانچہ حضرتِ سیّدُنا عبدُاللہ ابنِ عبّاس (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) سے روایت ہے، سُلطانِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم) نے ارشاد فرمایا:۔

"اِثمد کا سُرمہ ڈالا کرو کیونکہ یہ آنکھوں کی روشنی کو بڑھاتا اور پلکیں اُگاتا ہے۔"

"اِبنِ ماجہ" کی روایت میں ہے "تمام سُرموں میں بہتر سُرمہ "اِثمد" ہے کہ نگاہ کو روشن کرتا اور پلکیں اُگاتا ہے۔"

پیارے اسلامی بھائیو! سُرمۂ اِثمد کی فضیلت کے لیئے یہی کافی ہے کہ یہ سُرمہ ہمارے پیارے پیارے آمِنہ (رضی اللہ عنہا) بی بی کے دُلارے، ہم بے کسوں کے سہارے محمّد رسُول اللہ (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم) کو پسند ہے۔ آپ (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم) نے اِسے خود بھی استِعمال فرمایا اور اپنے غلاموں کو اِس کے استِعمال کی ترغیب بھی دِلائی اور اِس کے فوائد بھی ارشاد فرمائے۔ لہٰذا ہوسکے تو سُرمۂ اِثمد ہی استِعمال کرنا چاہیئے۔ احادیثِ بالا سے

یہ بھی معلوم ہوا کہ سُرمہ اِثْمِد بینائی کو تیز کرنے کے ساتھ ساتھ پلکوں کے بال بھی اُگاتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اِثْمِد "اِصفہان" میں پایا جاتا ہے۔ عُلَمائے کرام فرماتے ہیں کہ اس کا رنگ سیاہ ہوتا ہے اور مشرقی مُمالِک میں پیدا ہوتا ہے۔ بہرحال اِثْمِد کا سُرمہ مُیَسَّر آجائے تو یہی افضل ہے ورنہ کسی قسم کا بھی سُرمہ ڈالا جائے سُنّت ادا ہو جائے گی۔

سوتے وَقت سُرمہ ڈالنا سُنّت ہے

سرکارِ مدینہ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سُرمہ سوتے وَقت استِعمال فرماتے تھے چُنانچِہ حضرتِ سَیِّدُنا عبدُاللہ ابنِ عبّاس (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) فرماتے ہیں کہ تاجدارِ مدینہ راحتِ قلب وسینہ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سونے سے پہلے ہر آنکھ میں سُرمہ اِثْمِد کی تین۳ سَلائی لگایا کرتے تھے (ترمذی)

پیارے اسلامی بھائیو! حدیثِ پاک سے معلوم ہوا کہ سُرمہ سوتے وَقت استِعمال کرنا سُنّت ہے۔ لہٰذا ہم رات کو جب بھی سَویا کریں ہمیں سُرمہ لگانا نہ بھولنا چاہیئے۔ سوتے وَقت سُرمہ لگانے میں یہ مَصلِحت بھی تو ہے کہ سُرمہ زیادہ دیر تک آنکھوں میں رہتا ہے اور آنکھوں کے مَسامات میں سَرایت کرکے آنکھوں کو فائِدہ پہنچاتا ہے۔

سُرمہ لگانے کا طریقہ

حدیثِ بالا میں یہ بھی ارشاد فرمایا گیا ہے کہ ہمارے پیارے سرکار، مدینے کے تاجدار (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) دونوں مُقدَّس آنکھوں میں سُرمہ کی تین تین۳ سلائیاں استِعمال فرماتے تھے اور اکثر اِسی پر عمل تھا۔ تاہم بعض روایات میں سیدھی آنکھ مبارک میں تین۳ سلائیاں اور بائیں میں دو کا بھی ذِکر آیا ہے اور "شَمائِلِ رسول (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم)" میں اِس طرح بیان کیا گیا ہے کہ سرکارِ مدینہ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) ہر آنکھ مبارک میں دو دو سلائیاں سُرمہ کی ڈالتے اور ایک

سلائی کو دونوں مبارک آنکھوں میں لگاتے۔ لہٰذا ہمیں مختلف اوقات میں مختلف طریقے پر سُرمہ استعمال کرنا چاہیئے۔ یعنی کبھی دونوں آنکھوں میں تین تین سلائیاں، کبھی دائیں آنکھ میں تین اور بائیں میں دو، تو کبھی دونوں آنکھوں میں دو دو اور پھر آخر میں ایک سلائی کو سُرمہ والی کر کے باری باری دونوں آنکھوں میں لگائیں۔ اِس طرح کرنے سے تینوں سُنّتیں ادا ہو جائیں گی۔ یہ بات یاد رکھیں کہ تکریم کے جتنے بھی کام ہوتے ہیں، سب ہمارے پیارے آقا (صَلَّی اللہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سیدھی جانب سے شُروع کیا کرتے تھے۔ لہٰذا پہلے سیدھی آنکھ میں سُرمہ لگائیں پھر بائیں آنکھ میں۔

اے ہمارے پیارے اللہ! (عَزَّوَجَلَّ) ہمیں ہر بار سوتے وقت سُرمہ لگانے کی سُنّت بھی ادا کرنے کی توفیق عطا فرمایا۔ آمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

عجب نہیں کہ لکھا لوح کا نظر آئے!
جو تفشِ پا کا لگاؤں غُبار آنکھوں میں (سامانِ بخشش)

گیسو رکھنا سُنّت ہے

چمنِ طیبہ میں سُنبل جو سنوارے گیسو
حُور بڑھ کر شکنِ ناز پہ وارے گیسو

پیارے اسلامی بھائیو! سُنّت کے شیدائیو! ہمارے پیارے آقا (صَلَّی اللہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی سُنّتِ کریمہ یہی ہے کہ آپ (صَلَّی اللہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے ہمیشہ اپنے سَرِ مبارک کے بال شریف پُورے رکھے۔ کبھی نِصف کان مبارک تک تو کبھی کان مبارک کی لَو تک اور بعض اَوقات آپ (صَلَّی اللہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے گیسو شریف بڑھ جاتے تو مبارک شانوں کے بوسے لینے لگتے۔

کہ بنیں خانہ بدوشوں کو سہارے گیسو گوش تک سنتے تھے فریاد اب آئے تا دوش (حدائق بخشش)

آدھے کان تک گیسو رکھنا سنت ہے

حضرتِ سیّدُنا انس بن مالک (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) فرماتے ہیں، مدینے والے آقا، شبِ اسریٰ کے دولہا محمدِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) کے بال مبارک آدھے مبارک کانوں تک تھے۔ (ترمذی)

یعنی نزدیک ہیں عارض کے تمہارے گیسو دیکھو قرآں میں شبِ قدر ہے تا مطلعِ فجر

پیارے اسلامی بھائیو! چونکہ بال بڑھنے والی چیز ہے۔ جس صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جیسا دیکھا ویسی روایت کر دیا۔ چنانچہ حضرتِ سیّدُنا انس (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے نصف کانوں تک دیکھا تو فرما دیا کہ سرکارِ مدینہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) کے بال مبارک آدھے کانوں تک تھے۔ جس نے اِس سے زیادہ بڑے دیکھے اُس نے اُسی مقدار کو روایت کیا۔

پورے کانوں تک گیسو رکھنا بھی سنت ہے

حضرتِ سیّدُنا براء بن عازب (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) فرماتے ہیں، سلطانِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) کا قدِ مبارک درمیانہ تھا، دونوں مبارک شانوں کے درمیان فاصلہ تھا اور آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) کے گیسو مبارک مقدس کانوں کو چومتے تھے (ترمذی)

اُڑ کے آتے ہیں جو ابرو پہ تمہارے گیسو کعبۂ جاں کو پہنایا ہے غلافِ مشکیں

شانوں تک گیسو بڑھانا بھی سنت ہے

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیّدَتُنا عائشہ صدیقہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) فرماتی ہیں، میں اور میرے سرتاج، صاحبِ معراج (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے اور میرے

آقا (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) کے سرِ اقدس پر جو بال مبارک ہوتے وہ کان مبارک کی لَو سے ذرا نیچے ہوتے اور مبارک شانوں کو چُومتے۔ (ترمذی)

سلسلہ پاکے شفاعت کا جُھکے پڑتے ہیں سجدۂ شکر کے کرتے ہیں اشارے گیسو

سرکار (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) کے مبارک بال قدرے گھنگھریالے تھے

حضرتِ سیّدُنا قتادہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیّدُنا انس بن مالک (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے دریافت کیا، نبیِّ پاک صاحبِ لولاک (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) کے بال مبارک کیسے تھے؟ انہوں نے جواباً ارشاد فرمایا، نہ بالکل پیچدار تھے اور نہ ہی بالکل اکڑے ہوئے یعنی کچھ کچھ گھنگھریالے تھے اور کانوں کی لَو کے بوسے لیتے تھے۔ (ترمذی)

شانہ ہے پنجۂ قدرت تیرے بالوں کیلئے کیسے ہاتھوں نے شہا (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) تیرے سنوارے گیسو

میٹھی میٹھی چار زُلفیں

سیّدتُنا اُمِّ ہانی (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) فرماتی ہیں "رحمتِ عالم، نورِ مجسم (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) عُمرہ کے لیے مکۂ مکرمہ تشریف لائے تو ہمارے یہاں بھی قدم رنجہ فرمایا۔ اُس وقت مدنی آقا صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے سرِ اقدس پر چار زُلفیں تھیں"۔

مژدہ ہو قبلہ سے گھنگھور گھٹائیں اُمڈیں ابرؤوں پر وہ جُھکے جُھوم کے بارے گیسو

مسلمان اور انگلش بال!!

پیارے اسلامی بھائیو! مندرجہ بالا احادیثِ مبارکہ سے ہمیں بخوبی معلوم ہو گیا کہ ہمارے پیارے آقا (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) نے ہمیشہ اپنے سرِ اقدس پر لمبے ہی بال رکھے۔ آجکل کے ماڈرن مسلمانوں کی طرح چھوٹے چھوٹے بال (یعنی انگلش کٹ بال) کبھی بھی نہ رکھے۔ ہاں اِتنا ضرور ثابت ہے کہ آپ (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) نے جب عُمرہ ادا کیا اور جب حج ادا کرنے کی سعادت حاصل کی اُس وقت اِحرام سے باہر ہونے کے لیے آپ (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) نے

حلق کرایا یعنی سرِ مبارک کے تمام بال اُتروا دیئے۔

مانگ سر کے بیچ میں نکالنا سنّت ہے!

اے عشقِ رسول (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا دم بھرنے والو! "انگلش بال" رکھنے کی بجائے "مَدَنی بال" رکھو۔ یعنی پیارے مَدَنی آقا (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی مَحبّت میں اپنے سَروں کو گیسوؤں سے سجاؤ اور یہ بھی یاد رکھو! ہمارے پیارے آقا (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سرِ مبارک کے بیچ میں مانگ نکالا کرتے تھے۔ جیسا کہ "بہارِ شریعت" میں لکھا ہے،

"بعض لوگ داہنے یا بائیں جانب مانگ نکالتے ہیں یہ سُنّت کے خِلاف ہے۔ سُنّت یہ ہے کہ اگر سر پر بال ہوں تو بیچ میں مانگ نکالی جائے۔ اور بعض لوگ مانگ نہیں نکالتے بلکہ بالوں کو سیدھے رکھتے ہیں یہ بھی سُنّتِ منسُوخہ اور یہود و نصاریٰ کا طریقہ ہے، جیسا کہ احادیث میں مذکور ہے"

اے ہمارے پیارے اللہ! (عَزَّوَجَلَّ) ہم سب مسلمانوں کو انگلش بال رکھوانے کی "انگریزی سوچ" سے نجات دے کر نبیِ پاک، صاحِبِ لَولاک (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی پیاری پیاری، میٹھی میٹھی سُنّت زُلفیں رکھنے والی "مَدَنی سوچ" عطا فرما! اٰمین بجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)

ہم سیہ کاروں پہ یا رب! (عَزَّوَجَلَّ) تپشِ محشر میں،
سایہ اَفگن ہوں ترے پیارے کے (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) پیارے گیسو
بھینی خوشبو سے مہک جاتی ہیں گلیاں واللہ (عَزَّوَجَلَّ)
کیسے پھولوں میں بسائے ہیں تمہارے گیسو
تیل کی بُوندیں ٹپکتی نہیں بالوں سے رضا (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ)
صبحِ عارض پہ لُٹاتے ہیں ستارے گیسو (حدائقِ بخشش)

تیل ڈالنے اور کنگھا کرنے کی

سنتیں اور آداب

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے پیارے آقا مدینے والے مصطفٰے (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم) کی مبارک طبیعت میں بے حد نفاست پسندی ہے۔ آپ (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم) اپنے سر اقدس اور داڑھی مبارک میں تیل ڈالتے، کنگھا کرتے، بیچ سر میں مانگ نکالتے۔ بکھرے ہوئے بال جیسا کہ آج کل بعض لوگ رکھتے ہیں آپ (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم) کو سخت ناپسند تھے۔ چنانچہ اب تیل ڈالنے اور کنگھا کرنے کی سنتوں اور آداب کا بیان کیا جاتا ہے۔

سر میں تیل ڈالنا سنت ہے

حضرت سیدنا انس بن مالک (رضی اللہ تعالٰی عنہ) فرماتے ہیں "سرکار مدینہ، راحت قلب وسینہ (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم) سر اقدس میں کثرت سے تیل استعمال فرماتے تھے اور بسا اوقات داڑھی مبارک میں بھی کنگھا کیا کرتے اور اکثر سر بند بھی سر اقدس پر استعمال کرتے تھے حتی کہ سر اقدس پر باندھنے کا مبارک کپڑا تیلی کے کپڑے کی طرح (چکنا) ہو جاتا۔" (ترمذی ۵)

عمامہ کے نیچے سر بند باندھنا

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے سرکار مدینے کے تاجدار، ہم بے کسوں کے مددگار (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم) کے مزاج مبارک میں چونکہ بے حد نفاست تھی اسی لیے تو آپ (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم) جب سر مبارک میں تیل لگاتے تو اپنے عمامہ مبارک اور اس کی ٹوپی شریف اور دیگر لباس کو تیل کے اثر سے بچانے کے لیے سر اقدس پر ایک کپڑا لپیٹ لیا کرتے۔ اور چونکہ تیل مبارک کا استعمال بہت زیادہ ہوتا اس لیے وہ مبارک کپڑا تیل شریف والا

ہو جاتا۔ حضرتِ سیّدُنا امام تِرمذی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے سَر بند باندھنے کی سُنّت سے متعلق "شمائلِ ترمذی" میں ایک باب باندھا ہے۔ مگر قربان جائیے! کہ آپ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کا وہ برکت والا کپڑا نہ میلا ہوتا نہ ہی اُس میں جُوں پڑتی۔ گزشتہ حدیثِ مبارک سے یہ بھی معلوم ہوا کہ تیل ڈالنے کے بعد ٹوپی اور عمامہ کے نیچے کوئی کپڑا یا رومال رکھنا یا باندھنا سُنّت ہے۔

جن اسلامی بھائیوں کے سَر پر بال ہوتے ہیں اُن کو چاہئے کہ اُن بالوں کا خیال رکھا کریں یعنی اُن میں تیل ڈالیں اور کنگھا کیا کریں چُنانچہ

کیا میں کنگھا کروں؟

حضرتِ سیّدُنا ابو قَتادہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) سے میں نے عَرض کی کہ میرے سَر پر پُورے بال ہیں میں اِن کو کنگھا کیا کروں؟ تو آقائے مدینہ، فیض گنجینہ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) نے فرمایا "ہاں اور اِن کا اِکرام کرو"۔ لہٰذا حضرتِ سیّدُنا ابو قَتادہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) میٹھے مدنی آقا (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کے فرمانے کی وجہ سے کبھی کبھی تو دن میں دو دو مرتبہ بھی تیل لگایا کرتے۔ (امام مالک، موطا)

بالوں کا اِکرام کرو!

حضرتِ سیّدُنا ابو ہُریرہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) سے مَروی ہے کہ سَرورِ ذِیشان، شَہنشاہِ دوجہان، راحتِ عاشقاں (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) نے فرمایا، جس کے بال ہوں اُن کا اِکرام کرے یعنی اُن کو دھوئے، تیل لگائے، کنگھا کرے۔ (ابوداؤد)

بال بکھرے ہوئے نہ رکھا کرو!

حضرتِ سیّدُنا عطاء بن یسار (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) سے روایت ہے کہ تاجدارِ دوعالم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم نورِ مُجسّم (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) مسجد میں تشریف فرما تھے۔ اتنے میں ایک شخص آیا جس

کے سَر اور داڑھی کے بال بکھرے ہوئے تھے۔ ہمارے میٹھے مدنی آقا (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) نے اُس کی طرف اِس انداز پر اشارہ کیا جس سے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ آپ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) اُس کو بالوں کو دُرُست کرنے کا حُکم فرما رہے ہیں۔ وہ شخص بال دُرُست کر کے واپس آیا' سرکارِ مدینہ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) نے فرمایا' کیا یہ اِس سے بہتر نہیں ہے کہ کوئی شخص بالوں کو اِس طرح بکھیر کر آتا ہے گویا وہ شیطان ہے'' (امام مالک)

پیارے اسلامی بھائیو! مندرجہ بالا تینوں احادیثِ مُبارکہ میں سَر اور داڑھی کے بالوں کو بکھرا ہوا اور بے ترتیب چھوڑنا ناپسندیدہ بتایا گیا ہے اور فرمایا گیا ہے کہ بالوں کا اِکرام کیا کرو یعنی ان کو تیل اور کنگھی کے ذریعے دُرُست رکھا کرو۔ بلکہ آخرُ الذِّکر حدیثِ پاک میں تو بکھرے ہوئے بال رکھنے والے کو شیطان سے تَشْبِیہ دی گئی ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنے لباس کو پاک و صاف رکھنے کے ساتھ ساتھ اپنے داڑھی اور سَر کے بالوں کو بھی دُرُست رکھا کریں۔ بَہَر حال ہمارا حُلیہ سُنّتوں کے سانچے میں ڈھل کر ایسا سُتھرا اور نِکھرا ہوا ہونا چاہیئے کہ لوگ ہمیں دیکھ کر ہم سے گِھن نہ کریں بلکہ ہماری طرف مائل ہوں۔ ؎

مِری ہر ہر ادا سے یا نبی (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) سُنّت جھلکتی ہو
جدھر جاؤں شَہا خوشبو شَہا تیری مہکتی ہو (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ)

روزانہ کنگھا کرنا کیسا؟

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مُغَفَّل (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) فرماتے ہیں' سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) نے روزانہ کنگھا کرنے سے منع فرمایا۔ (ترمذی، ابوداؤد)

پیارے اسلامی بھائیو! روزانہ کنگھا کرنے کی جو ہمارے پیارے سرکار (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) نے مُمانَعت فرمائی ہے اِس سے مُراد بعض عُلَماء کے نزدیک یہ ہے کہ ایسا کرنا مکروہِ تنزیہی (یعنی ناپسندیدہ) ہے۔ اگر کوئی روزانہ کنگھا کرے بھی تو گنہگار نہ ہوگا۔

اور یہ کراہیت بھی اس صورت میں ہے جب کہ بال درست ہوں۔ اگر بال بار بار اُلجھ جاتے ہوں یا کوئی اور ضرورت ہو تو بار بار کنگھا کرنے میں کسی قسم کا مضائقہ نہیں۔ اور یہ حکم مردوں کے لیئے ہے۔ جیسے کہ اس حدیث پاک کے تحت انوارِ غوثیہ میں ہے، "چونکہ یہ عورتوں کی عادت ہے کہ ہر وقت اپنے بالوں کی کنگھی پٹی کرتی رہتی ہیں اس لیئے مردوں کو اس شُغل سے منع فرمایا۔"

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ سر کے بالوں میں اِفراط و تفریط سے کام نہیں لینا چاہیئے یعنی نہ تو ایسا کریں کہ ہر وقت کنگھا لے کر سر کے بالوں کے پیچھے پڑے رہیں اور نہ ہی اتنی لاپرواہی سے کام لیں کہ آپ کے بال اُلجھے اور بکھرے ہوئے رہیں۔ کیوں کہ اُلجھے ہوئے بالوں کو بھی تو ہمارے پیارے سرکار احمدِ مختار (صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ وسلم) نے ناپسند فرمایا ہے۔

داڑھی شریف میں روزانہ دو بار کنگھا کرنا سنّت ہے

داڑھی شریف میں تو روزانہ کنگھا کرنے میں کوئی مُضائقہ نہیں بلکہ دن میں دو بار داڑھی شریف میں کنگھا کرنا خود ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ وسلم کی میٹھی میٹھی سنّت ہے۔ جیسا کہ حُجّۃُ الاسلام سیّدنا امام محمد غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ "اِحیاءُ العلوم" میں نقل کرتے ہیں، "ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ وسلم اپنی داڑھی مبارک میں روزانہ دو مرتبہ کنگھا فرماتے۔" حضرتِ شیخ عبدالحق محدّث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ "اَشِعَّۃُ اللَّمعات" میں فرماتے ہیں، "وضو کے بعد داڑھی میں کنگھا کرنے سے تنگ دستی دور ہوتی ہے۔"

سر میں تیل ڈالنے کا طریقہ

سر میں تیل ڈالنے سے قبل بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ لینا چاہیئے ورنہ شرِ شیطان سر میں تیل ڈالنے میں

شریک ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ کر تیل کی شیشی وغیرہ میں سے اُلٹے ہاتھ کی ہتیلی میں تھوڑا سا تیل ڈالیں، پھر پہلے سیدھی آنکھ کے اَبرُو پر تیل لگائیں پھر اُلٹی کے۔ اِس کے بعد سیدھی آنکھ کی پلک پر، پھر اُلٹی پر۔ اب پھر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کہہ کر سر میں تیل ڈالیں (خلاصۂ اُسوۂ حسنہ، شمائلِ مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم)

سرکارِ مدینہ (صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) جب سرِ اقدس میں تیل ڈالتے تو پیشانی کی جانب سے ابتدا کرتے۔ نیز جب داڑھی مبارک کو تیل لگاتے تو پہلے اُس حصّہ سے آغاز فرماتے جو گردن شریف سے ملا ہوا ہے۔

سرکارِ مدینہ صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کی ایک میٹھی سُنّت

محترم اِسلامی بھائیو! ہمارے پیارے آقا مدینے والے مصطفٰی (صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) کی ایک میٹھی میٹھی سُنّت یہ بھی ہے کہ خواہ سفر ہو یا حضر سوتے وقت یہ سات اَشیاء آپ (صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) اپنے سرہانے رکھا کرتے (۱) تیلِ مبارک کی بوتل شریف، (۲) کنگھا شریف (۳) میٹھی میٹھی سُرمہ دانی (۴) پیاری پیاری قینچی (۵) مسواک شریف (۶) آئینہ مبارک اور (۷) سرِ مبارک وغیرہ کو کھجانے کے لیے لکڑی کی پیاری پیاری مُنّی سی سلائی۔

کنگھا کرنے کی فضیلت

حضرتِ سیِّدُنا اُبَیّ بِن کَعب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ سُرورِ قلب و سینہ (صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) کا فرمانِ عالی شان ہے: جو شخص روزانہ رات کو اپنے سر اور داڑھی میں کنگھا کرتا ہے وہ طرح طرح کی بلاؤں سے عافیّت میں رہتا ہے اور اُس کی عُمر دراز ہوتی ہے۔ (نُزہَۃُ المَجالِس)

(۲) حضرتِ سیِّدُنا مولا علی کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے مروی ہے کہ مدینے والے

مُصطفٰے (صلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کا فرمانِ ذِیشان ہے، "کنگھا کیا کرو کیوں کہ اِس سے تنگدستی دُور ہوتی ہے۔ نیز جو صُبح کو کنگھا کرتا ہے وہ شام تک اَمن میں رہتا ہے۔" (نُزہۃُ المجالس)

(۳) ایک اور مقام پر ہمارے سرکارِ دو جہاں کے تاجدار، حبیبِ پروردگار، شافعِ روزِ شُمار (صلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کا ارشادِ عالی ہے، "جو اپنی اَبرُو پر کنگھا پھیر لیا کرے وہ وَبا سے محفوظ رہتا ہے۔" (نُزہۃُ المجالس)

(۴) حضرتِ علامہ عبدُالرحمٰن صَفوری (رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ) نَقل کرتے ہیں، "جو کوئی اتوار کے روز کنگھا کرتا ہے اللہ (عزّوجلّ)، اُس کو کثیر خوشیاں نصیب کرتا ہے، پیر کو کنگھا کرنے والے کی حاجت رَوائی کی جاتی ہے، منگل کو کرے تو اللہ (عزّوجلّ)، آسانیاں عطا فرماتا ہے، بدھ کو کرے تو نعمتوں کی کثرت کی جاتی ہے، جُمعرات کو کرنے پر نیکیوں میں برکت کی جاتی ہے، جُمعہ کو کنگھا کرنے پر خوشیاں بڑھائی جاتی ہیں اور ہفتہ کو کنگھا کرنے والے کا دل اللہ (عزّوجلّ)، بُرائی سے پاک کرتا ہے۔ (نزھۃ المجالس)

کنگھا سیدھی طرف سے شُروع کرنا سُنَّت ہے

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے پیارے آقا مدینے والے مصطفٰے، شبِ اَسریٰ کے دُولہا، شافعِ روزِ جزا، سُلطانِ انبیاء، محبوبِ کبریا (صلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) ہر تکریم والا کام سیدھی طرف سے شُروع فرماتے۔ جیسا کہ "ترمذی" میں ہے کہ حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ (رضی اللہُ تعالٰی عنہا) فرماتی ہیں، "سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ (صلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) دائیں جانب سے وُضو کرنا پسند فرماتے اور اِسی طرح کنگھا بھی سیدھی طرف سے ہی کرتے، نیز نَعلَینِ شریفین بھی جب پہننے کا ارادہ فرماتے تو پہلے سیدھا قدمِ محترم نعل شریف میں داخل فرماتے۔"

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے پیارے آقا (صلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) سیدھی

طرف سے وُضو کرنا پسند فرماتے۔ اِس کے معنیٰ یہ ہیں کہ وُضو کرتے وَقت پہلے سیدھا ہاتھ مُبارک دھوتے پھر بایاں۔ اِسی طرح پاؤں مُبارک دھوتے وَقت بھی یِہی تَرتیب مَلْحُوظ رکھا کرتے۔ نیز اِس حدیثِ پاک میں کنگھا اور نَعْلَیْنِ شریفَیْن کے بارے میں بھی سیدھی ہی جانِب سے شُروع کرنا مَنقُول ہوا۔ یعنی سرِ اقدس اور داڑھی مبارک میں جب کنگھا فرماتے تو پہلے سیدھی جانِب سے شُروع کرتے، پھر بائیں جانب نیز نَعْلَیْنِ شریفَیْن پہنتے وَقت بھی پہلے سیدھے قدمِ محترم کو نَعْلِ پاک میں داخِل فرماتے پھر بائیں قدمِ مُکرَّم کو۔ صِرف اِن تین کاموں ہی کی تخصیص نہیں، جتنے بھی تکریم کے کام ہیں آپ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سیدھی جانب سے ہی شُروع کرنا پسند فرماتے۔ چُنانچِہ لباس پہننا، مسجد میں داخِل ہونا، سر اور مونچھ وغیرہ کے بال تراشنا، مِسواک کرنا، ناخن کٹوانا، آنکھوں میں سُرمہ ڈالنا، کسی کو کوئی چیز دینا یا کسی سے لینا، کھانا پینا وغیرہ وغیرہ کام سیدھے ہاتھ سے یا سیدھی جانب سے کرنا سُنّت ہے۔ اِستِنجا اُلٹے ہاتھ سے کرنا، بیتُ الخَلاء اور غُسل خانہ میں داخِل ہوتے وقت پہلے اُلٹا قدم داخل کرنا، لباس اُتارتے وَقت پہلے اُلٹے ہاتھ سے شُروع کرنا اور جُوتے اتارتے وَقت اُلٹے پاؤں سے ابتِدا کرنا سُنّت ہے۔

آئینہ میں دیکھنا سُنّت ہے

ہمارے پیارے آقا (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے پاس ہاتھی کے دانت کا کنگھا شریف تھا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم داڑھی مبارک میں کبھی کبھی پانی لگا کر بھی کنگھا کرتے تھے۔ شمائلِ رسول (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) میں ہے کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) رِیش مُبارک میں کنگھا کرتے وَقت آئینے میں اپنا رُوئے انور مُلاحظہ فرماتے اور جب آئینہ میں اپنا چہرۂ مبارک دیکھتے تو اِس طرح دعا کرتے:۔

اَللّٰھُمَّ حَسَّنْتَ خَلْقِیْ فَحَسِّنْ خُلُقِیْ ٥

اے اللہ عَزَّوَجَلَّ تُو نے میری صُورت تو اچھی بنائی ہے۔ میرے اَخلاق بھی اچھے کر دے۔

یقیناً یہ دعا اپنے غلاموں کی تعلیم کے لیے ہے کہ وہ اپنے اَخلاق کی اِصلاح کے لیے دعا کرتے رہا کریں۔ ورنہ ہمارے سرکارِ عالم مدار (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے اَخلاقِ کریمہ کے تو کیا کہنے۔ آپ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے حُسنِ اَخلاق کے تو قرآنِ مجید میں چرچے ہیں

تیرے خُلق کو حق (عَزَّوَجَلَّ) نے عظیم کہا (علیہ الصلوۃ والسلام) تیری خِلق کو حق (عَزَّوَجَلَّ) نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہُوا ہے نہ ہو گا شہا! تیرے خالقِ حُسن و اَدا کی قسم (حدائقِ بخشش)

اے ہمارے پیارے اللہ (عَزَّوَجَلَّ) ہمیں سُنّت کے مطابق اپنے سَر اور داڑھی میں تیل لگانے اور کنگھا کرنے کی توفیق مَرحمت فرما۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

تیل کی بُوندیں ٹپکتی نہیں بالوں سے رضا (رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ)
صُبحِ عارِض پہ لُٹاتے ہیں ستارے گیسو (حدائقِ بخشش)

زینت کی سُنّتیں اور آداب

پیارے اسلامی بھائیو! جیسا کہ گزشتہ صفحات میں گزرا کہ ہمارے پیارے آقا مدینے والے مصطفےٰ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی طبیعتِ مبارکہ میں بے حد نَفاست ہے اور آپ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) صَفائی اور پاکیزگی کو بے حد پسند فرماتے ہیں۔ نیز اِس ضِمن میں ناخُن و مُونچھیں تراشنے، سَر اور داڑھی شریف میں تیل لگانے اور کنگھا کرنے کی سُنّتیں اور آداب پیش کیے گئے۔ اَب اِسی ضِمن میں "زینت کی سُنّتیں اور آداب" بیان کیے جاتے ہیں تاکہ ہمارے اسلامی بھائی اور اسلامی بہنوں کو معلوم ہو کہ کون سی زینت بمطابقِ سُنّت ہے اور کون سی زینت سنّت کا دائرہ توڑ کر فرنگی فیشن کے اندھیرے گڑھے میں جا پڑتی اور دنیا اور

آخرت کی تباہی کا سبب بنتی ہے ۔

ہمارے فیشن ایبل بھائی اور بہنیں ذیل کی حدیث پاک پڑھیں اور خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ سے لرزیں اور اپنی اصلاح کی فکر کریں کہ کہیں فیشن پرستی کی آفت میں گرفتار ہو کر قہرِ قہّار اور غضبِ جبّار عَزَّوَجَلَّ کا شکار نہ ہو جائیں ۔ چنانچہ

فیشن پرستوں کا ہولناک انجام

مدینے کے سلطان، نبیِ آخر الزّمان، محبوبِ رحمٰن (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا فرمانِ عالی شان ہے کہ میں نے کچھ لوگ ایسے دیکھے جن کی زبانیں آگ کی قینچیوں سے کاٹی جا رہی تھیں ۔ میں نے استفسار کیا، یہ کون ہیں؟ تو مجھے بتایا گیا: "یہ وہ لوگ ہیں جو ناجائز چیزوں سے زینت حاصل کرتے تھے ۔" نیز میں نے ایک گڑھا بھی ملاحظہ فرمایا جس میں سے چیخ و پکار کی آوازیں آ رہی تھیں ۔ میرے دریافت کرنے پر بتایا گیا: "یہ وہ عورتیں ہیں جو ناجائز اشیاء کے ذریعے زینت کیا کرتی تھیں ۔" (شرح الصدور ص)

گلے میں مرد کا لاکِٹ پہننا گناہ ہے

پیارے اسلامی بھائیو اور پیاری اسلامی بہنو! لرز جاؤ! کانپ اٹھو! اور گھبرا کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حضور فیشن پرستی سے توبہ کر لو ۔ دیکھو تو سہی! اللہ عَزَّوَجَلَّ فیشن پرستوں پر کس قدر غضبناک ہوتا ہے اور اُن کے لیے مرنے کے بعد عالَمِ برزخ میں اُس نے کیسی ہولناک سزا رکھی ہے اے دین کا دَرد رکھنے والو! چند لمحوں کے لیے آنکھیں بند کر کے تصوّر تو کرو کہ فیشن پرستوں کا انجام کس قدر بھیانک ہے ۔ آہ! کہاں آگ کی خوفناک قینچیاں اور کہاں ہماری کمزور ترین اور نرم و نازک زبانیں! آج اگر زبان میں معمولی سا چھالا پڑ جاتا ہے تو ہمارا چین برباد ہو جاتا ہے ۔ اے میرے بھائیو! یاد رکھیے! داڑھی منڈانا یا کتروا کر ایک مُٹھی سے[1]

---

[1] داڑھی مُنڈانے اور ایک مُٹھی سے کم دینے کی مذمت اسی کتاب کے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں ۔

جھوٹی کر دینا یقیناً فرنگی فیشن ہی ہے اور حرام ہے۔ اسی طرح سونے چاندی یا کسی بھی دھات کا لاکِٹ (یعنی زنجیر) پہننا حرام ہے (اسلامی بہنیں سونے چاندی کی زنجیر پہن سکتی ہیں) تو اگر داڑھی مُنڈانے یا کترواکر جھوٹی کروانے کی فیشن پر چلنے کے سبب یا زنجیر وغیرہ پہننے کی فیشن پر عمل کرنے کے سبب مرنے کے بعد اگر خدا نخواستہ زبان آگ کی قینچی سے کاٹی جانے لگی تو کیا کرو گے؟ اور یہ بھی یاد رکھیں کہ مرد ہاتھ پاؤں میں مہندی نہیں لگا سکتا کہ یہ بھی گناہ ہے مرد تو مرد مُخنّث تک کو اِس کی اجازت نہیں۔ سرکارِ مدینہ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگانے والے مُخنّث کو مدینۂ منورہ سے باہر نکلوا دیا تھا۔ خُصُوصاً وہ بھائی جو اپنے ہاتھوں اور پاؤں میں مہندی لگا لیا کرتے ہیں اِس حدیثِ پاک کو پڑھیں اور ڈریں اور توبہ کریں کہیں ایسا نہ ہو کہ سرکارِ عالی وقار (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) ناراض ہو جائیں۔

مہندی لگانے والا شہر بدر کر دیا گیا!

حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) سے مروی ہے کہ مدینے کے تاجدار، سرکارِ ابد قرار، شفیعِ روزِ شُمار (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے پاس ایک مُخنّث (یعنی نامرد) حاضر کیا گیا جس نے اپنے ہاتھ اور پاؤں مہندی سے رنگے ہوئے تھے۔ ارشاد فرمایا اِس کا کیا حال ہے؟ (یعنی اِس نے کیوں مہندی لگائی ہے؟) لوگوں نے عرض کی، یہ عورتوں کی نقل کرتا ہے۔ ہمارے میٹھے مدنی آقا (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے حکم فرمایا کہ اسے شہر بدر کر دو۔ لہٰذا اُس کو شہر بدر کر دیا گیا۔ مدینۂ منورہ سے نکال کر نقیع کو بھیج دیا گیا۔ (ابوداؤد)

شادی میں بھی مَرد مہندی نہیں لگا سکتا

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ مُخنّث نے عورتوں کی نقل کی یعنی ہاتھ پاؤں میں مہندی لگائی تو ہمارے مکّی مدنی سرکار (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اُس سے کس قدر ناراض ہوئے کہ اُسے شہر بدر کر دیا۔ اِس مبارک حدیث سے ہمارے وہ بھائی

درس حاصل کریں جو شادی یا عیدین وغیرہ کے مَواقع پر اپنے ہاتھوں یا انگلیوں پر مہندی لگا لیا کرتے ہیں۔ اور ہاں ! جس طرح مَردوں کو عورتوں کی نَقل جائز نہیں اِسی طرح عورتیں بھی مَردوں کی نَقل نہیں کرسکتیں۔ جیسا کہ

تین ۳ مَلعُون

حضرت سیِّدُنا ابو ہُریرہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے لعنت فرمائی زنانہ مَردوں پر جو عورتوں کی صورت بنائیں اور مَردانی عورتوں پر جو مَردوں کی صورت بنائیں اور جنگل کے اکیلے سوار پر۔ یعنی جو خطرہ ہونے کی حالت میں بھی اکیلا ہی سفر کرے۔ (امام احمد)

"لعنت" کے معنٰی

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے ؟ کہ نہ مَرد عورت کی نَقل کر سکتا ہے اور نہ ہی عورت مَرد کی نَقل کر سکتی ہے۔ جو ایسا کرے گا اُس پر اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے پیارے رسول (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے لعنت فرمائی ہے۔ اور لعنت کے معنٰی ہوتے ہیں "اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کی رَحمت سے دُور"

پیارے اسلامی بھائیو اور بہنو ! بس زینت وُہی کرو جس کی شریعتِ مُطَہَّرہ نے اجازت مَرحمت فرمائی اور ہرگز ہرگز فرنگی فیشن نہ اپناؤ جس سے اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کا قہر وغضب جوش پر آئے۔ اَب ایک فیشن ایبل دوشیزہ کا خوفناک واقِعہ سُنیئے اور لرزیئے !

اُس کی قبر میں سانپ بھرے تھے !

یہ خوفناک واقِعہ مارچ ۱۹۸۶ء کے اخبار "جنگ" میں کسی دُکھیاری ماں نے بھیجا تھا۔ چُنانچہ اُسی کی زَبانی سُنیئے اور لرزیئے۔ "میری سب سے بڑی لڑکی کا حال ہی میں انتِقال ہوا۔ اُسے جب قبرِستان لے گئے اور اُس کو دَفنانے کے لیے جو قبر تیار کی گئی تھی وَہاں پہنچے تو یہ دیکھ کر سب لوگ حیران وشَشدر رہ گئے کہ اُس قبر میں اچانک پچاس ساٹھ سانپ نُمودار ہو گئے جو کُنڈلی مارے ایک دُوسرے پر بیٹھے ہوئے تھے ! میرے شوہر یعنی مرحومہ کے والِد نے دوسری

قبر کھُدوائی، اُس میں بھی سانپ موجود تھے۔ لوگوں کے مشورے سے تیسری قبر کھُدوائی، اُس میں سانپوں کی تعداد پہلی دونوں قبروں سے زیادہ تھی! سب پر دہشت سوار تھی اور وقت بھی بہت ہو چکا تھا۔ ناچار میری بیٹی کی لاش تیسری قبر میں سانپوں کے درمیان رکھ دی گئی۔ لوگ دور ہی سے مٹّی پھینک کر چلے گئے۔ گورکنوں نے جُوں تُوں لیپ پوت کر قبر تیار کی۔ وہ بھی بہت خوفزدہ تھے۔ اُن کا کہنا تھا کہ ہماری زندگی کا یہ پہلا واقعہ ہے۔ میرے شوہر (یعنی مرحومہ کے والد) کی حالت گھبرا کر بہت خراب ہو گئی اور وہ خوف کے مارے اپنی گردن بار بار جھٹکتے تھے۔ دُکھیاری ماں کا مزید بیان تھا کہ میری بیٹی ویسے تو صوم وصلوٰۃ (یعنی نماز وروزہ) کی پابند تھی لیکن وہ فیشن کیا کرتی تھی۔ میں اُسے پیار ومحبّت سے سمجھانے کی کوشش کرتی تھی مگر بجائے اپنی آخرت سنوارنے کی فکر کرنے کے اُلٹا وہ مجھ پر بگڑ جاتی مجھے گالیاں نکالتی، کوسنے دیتی اور ذلیل کرتی۔ میں اُس کی قبر کی کیفیت سے بہت پریشان ہوں۔ افسوس! میری کوئی بات اُس کی سمجھ میں نہ آئی۔

فیشن کرنے والو! خبردار!!

مسلمانو! لرز جاؤ! کانپ اُٹھو! فیشن ایبل لڑکی کے اوپر دیئے گئے اِس خوفناک واقعہ کو بار بار پڑھو اور خوفِ خُداوندی سے تھرتھراؤ، اور اِس مختصر سی زندگی کو اس طرح گزارنے کی کوشش کرو جس سے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم راضی ہو جائیں۔ طرح طرح کے فیشن والے لباس پہننے والے مَرد اور فیشن کر کے گلیوں، بازاروں، شاپنگ سینٹروں اور تفریح گاہوں میں بے پردہ گھومنے پھرنے والی خواتین اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں رو رو کر اپنے گناہوں کی معافی مانگ لیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت بہت بڑی ہے۔ وہ ضرور معاف فرمائے گا۔ اگر فیشن پرستی کی اِسی طرح مَستی سوار رہی تو یاد رکھو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کا قہر وغضب سخت تر ہے۔ یا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُمّت کے حالِ زار پر رحم فرما ؎

دُورِ سنّت سے ہوئی جاتی ہے تیری اُمّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
آہ! فیشن کی ہے یلغار رسولِ عربی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم!

فیشن پرست عورتیں ملعون ہیں

حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ ابنِ مسعود (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے مروی ہے، انہوں نے فرمایا کہ اللہ عزَّوَجَلَّ کی لعنت گودنے والیوں اور گودوانے والیوں پر اور بال نوچنے والیوں پر۔ یعنی جو عورت ابرو کے بال نوچ کر ابرو کو خوبصورت بناتی ہے اُس پر لعنت اور خوبصورتی کے لیے دانت ریتنے (یعنی دانت گھسوانے) والیوں پر۔ یعنی وہ عورتیں جو دانتوں کو ریت (یعنی گھسوا کر) خوبصورت بناتی ہیں اور اس طرح اللہ (عزَّوَجَلَّ) کی پیدا کی ہوئی چیز کو وہ بدل ڈالتی ہیں۔

جب یہ خبر ایک خاتون کو پہنچی تو اُس نے حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ ابنِ مسعود (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے پاس حاضر ہو کر عرض کیا، کیا یہ سچ ہے جیسا کہ مجھے خبر ملی ہے کہ آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے فلاں فلاں قسم کی خواتین پر لعنت کی ہے؟ انہوں (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے فرمایا: میں کیوں نہ لعنت کروں اُن پر جن پر حضور تاجدارِ مدینہ (صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلَّم) نے لعنت کی اور اُن پر جو کتابُ اللہ میں ملعون ہیں۔ اُس نے کہا، میں نے کتابُ اللہ پڑھی ہے مجھے تو اُس میں یہ چیز نہیں ملی۔ فرمایا، تُو نے غور سے پڑھا ہوتا تو ضرور اس کو پایا ہوتا۔ کیا تُو نے یہ نہیں پڑھا؟

وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُۗ اور جو کچھ تمہیں رسول (صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلَّم) عطا فرمائیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو۔

وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْاۚ (کنزالایمان)

(پ ۲۸، الحشر: ۷)

اُس خاتون نے عرض کیا، جی ہاں، یہ پڑھا ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ ابنِ مسعود (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے فرمایا کہ میٹھے آقا (صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلَّم) نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے (جو کہ آگے گزرا) ایک روایت میں ہے کہ اس کے بعد اُس خاتون نے عرض کیا کہ ان میں کی بعض باتیں تو آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی زوجہ محترمہ میں بھی ہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ ابنِ مسعود (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے فرمایا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ایسا نہیں ہے۔ اگر اطمینان کرنا چاہو تو اندر جا کر دیکھ لو۔ اِس پر وہ آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کے مکان میں گئی۔ پھر جب لوٹ کر آئی تو آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے

فرمایا، کیا دیکھا؟ اُس نے کہا، کچھ نہیں دیکھا۔ (یعنی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجۂ محترمہ میں کوئی فیشن والی بات ہی نہیں ہے) حضرت سیِّدُنا عبداللہ ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، اگر اُس میں یہ بات ہوتی (یعنی وہ فیشن ایبل ہوتی) تو میرے ساتھ نہ ہوتی۔ یعنی ایسی عورت میرے گھر میں نہیں رہ سکتی ہے۔ (بخاری، مسلم)

زینت کے بارہ (۱۲) آداب

❶ اِنسان کے بالوں کی چوٹی بنا کر عورت اپنے بالوں میں گوندھے، یہ حرام ہے۔ حدیثِ مُبارکہ میں اِس پر لعنت آئی بلکہ اُس پر بھی لعنت آئی جس نے کسی دُوسری عورت کے سَر میں انسانی بالوں کی چوٹی گُوندھی۔ (دُرِّ مختار)

❷ اگر وہ بال جس کی چوٹی بنائی گئی خود اِس عورت کے اپنے ہیں جس کے سَر میں جوڑی گئی جب بھی ناجائز ہے۔ (دُرِّ مختار)

❸ اُون یا سیاہ دھاگے کی چوٹی اسلامی بہنوں کو سر میں لگانا جائز ہے۔ (دُرِّ مختار)

❹ لڑکیوں کے کان ناک چھیدنا جائز ہے۔

❺ بعض لوگ لڑکوں کے بھی کان چھیدواتے ہیں اور بالی وغیرہ پہناتے ہیں یہ ناجائز ہے۔ یعنی کان چھیدوانا بھی ناجائز اور اُسے زیور پہنانا بھی ناجائز۔ (دُرِّ مختار) (اِس سے وہ لوگ درس حاصل کریں جو چھوٹے لڑکوں کے کانوں میں مَنَّت وغیرہ کی بالیاں پہناتے ہیں۔ اگر ناجائز قسم کی مَنَّت پوری نہ کریں تو کوئی گناہ نہیں۔ بلکہ ایسی مَنَّت پوری کرنا گناہ ہے)

❻ عورتوں کو ہاتھ پاؤں میں مہندی لگانا جائز ہے۔ بلا ضرورت چھوٹے بچّوں کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگانا نہ چاہیئے (عالمگیری) بچیوں کو مہندی لگانے میں حرج نہیں۔

(۷) ہاتھ اور پاؤں کے ناخن پر "نیل پالش" لگانا مَرد اور عورت دونوں کے لیے ممنوع ہے۔ ایک تو وہ ناپاک ہوتا ہے، دوسرے یہ کہ اِس کی وجہ سے غُسل و وُضو نہیں ہوتا۔ چھوٹے بچوں اور بچیوں کو بھی نہ لگایا کریں۔

(۸) جاندار کی تصاویر والے لباس ہرگز نہ پہنا کریں نہ ہی جانوروں یا اِنسانوں کی تصاویر والے اِسٹیکرز اپنے کپڑوں پر لگائیں، نہ ہی گھروں میں آویزاں کریں۔

(۹) اپنے بچوں کو ایسے "بابا سُوٹ" نہ پہنائیں جن پر جانوروں اور انسانوں کے فوٹو یا اُن کے کارٹون بنے ہوئے ہوتے ہیں۔

(۱۰) خواتین اپنے شوہر کے لیے جائز اَشیاء کے ذریعے، مگر گھر کی چار دیواری میں زینت کریں لیکن میک اَپ کرکے اور بن سنور کے گھر سے باہر نہ نکلا کریں کہ ہمارے پیارے آقا (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے فرمایا "عورت پوری کی پوری" عورت" ہے (لہٰذا اس کو پردہ ہی میں رہنا چاہیئے) جب کوئی عورت باہر نکلتی ہے تو شیطان اُس کو جھانک کر دیکھتا ہے۔" (ترمذی)

(۱۱) ننگے سر پھرنا بھی فرنگی فیشن ہے۔ لہٰذا اسلامی بھائیوں کو چاہیئے کہ اپنے سر پر عمامہ شریف کا تاج سجائے رکھیں کہ یہ ہمارے پیارے آقا (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی نہایت ہی میٹھی سُنّت ہے۔

(۱۲) پتلون، بیلٹ اور ٹائی انگریزوں کا قومی لباس ہے۔ خصوصاً پتلون کے اندر قمیص ڈالنا جیسا کہ آج کل مسلمانوں میں فیشن ہے مَعَاذَ اللہ پردہ کے باوُجود ایک طرح کی بے پردگی ہے۔

اے ہمارے پیارے اللہ (عَزَّوَجَلَّ) ہمیں فرنگی فیشن کی آفت سے چھڑا کر اپنے پیارے حبیب (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی سُنّتوں کا دیوانہ بنا دے۔ اٰمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ناخن، حجامت، موئے بغل

وغیرہ کی سنتیں اور آداب

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے پیارے سرکار مدنی تاجدار (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) صفائی کو بے حد پسند فرماتے ہیں۔ آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) کا فرمانِ عالیشان ہے:۔

اَلنَّظَافَۃُ مِنَ الْاِیْمَانِ ۝ یعنی صفائی ایمان سے ہے۔

چنانچہ ہر مسلمان کو چاہیئے کہ اپنے ظاہر و باطن دونوں کی صفائی کا خیال رکھے۔ ظاہر کی صفائی کا جہاں تک تعلق ہے تو وہ یہ ہے کہ اپنا جسم اور لباس وغیرہ نجاست سے پاک رکھنے کے ساتھ ساتھ میل کچیل وغیرہ سے بھی صاف رکھنا چاہیئے۔ نیز اپنے سر اور داڑھی کے بالوں کو بھی درست رکھیں۔ ناخن بھی زیادہ نہ بڑھنے دیں کہ ان میں میل کچیل بھر جاتا ہے اور وہ کھانا وغیرہ کھانے میں پیٹ کے اندر پہنچتا ہے جس کے سبب طرح طرح کی بیماریاں پیدا ہونے کا اندیشہ رہتا ہے۔ نیز بغل و زیرِ ناف کے بال بھی صاف کرتے رہنا چاہیئے۔ رہا باطن کی صفائی کا معاملہ تو اپنے باطن کو بھی کینہ، مسلم بدنگاہی غرور و تکبر، بغض و حسد، ریا و سمعہ، فسادِ نیت وغیرہ وغیرہ رذائل سے پاک و صاف رکھنا چاہیئے۔ باطن کی صفائی کے لیے اچھی صحبت بے حد ضروری ہے۔ اب یہاں ظاہری صفائی یعنی ناخن، موئے بغل وغیرہ کی صفائی کے متعلق بیان کیا جاتا ہے۔ چنانچہ

پانچ چیزیں فطرت سے ہیں

حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہمارے میٹھے مدنی آقا (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) نے فرمایا، پانچ چیزیں فطرت سے ہیں یعنی انبیائے سابقین علیہم الصلوٰۃ والسلام

کی سنّت سے ہیں (۱) ختنہ کرنا (۲) موئے زیر ناف مونڈنا (۳) مونچھیں کم کرنا (۴) ناخن ترشوانا اور (۵) بغل کے بال اُکھیڑنا (بخاری، مسلم)

پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ ختنہ کرنا، موئے زیر ناف مونڈنا، مونچھیں کم کرنا ناخن تراشنا اور بغل کے بال دُور کرنا یہ سب کام تو ایسے ہیں کہ فطرتاً عقلِ سلیم بھی اِن پانچ باتوں کو تسلیم کرتی ہے اور یہ پانچوں کام سُنّتِ انبیاء (عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) سے بھی ہیں۔

وہ ہم میں سے نہیں!

حضرتِ سیدنا ابوہریرہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ، سُرورِ قلب وسینہ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے فرمایا، "جو موئے زیر ناف کو نہ مونڈے اور ناخن نہ تراشے اور مونچھ نہ کاٹے وہ ہم میں سے نہیں۔" (مُسلِم)

لمبے ناخن رکھنے والے غور کریں!!

اِس حدیثِ مبارکہ پر ہمارے وہ بھائی خاص کر توجہ فرمائیں جو اپنی مونچھوں کو بہت بڑھاتے ہیں۔ یاد رکھیے! امامِ اہلسنّت (رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) "احکامِ شریعت" میں فرماتے ہیں، "مونچھیں اتنی بڑھانا کہ منہ میں آئیں حرام و گناہ وسُنّتِ مشرکین و مجوس و یہود و نصاریٰ ہے۔" بہتر تو یہی ہے کہ مونچھیں اَبرو کی مثل ہوں۔ نیز اِس حدیث پر وہ اسلامی بھائی اور بہنیں غور فرمائیں جو فیشن کے طور پر اپنے ناخن لمبے لمبے رکھتے ہیں۔ لمبے ناخن رکھنے سے توبہ کیجئے کیونکہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) ایسے لوگوں سے بیزار ہیں۔ جبھی تو ایسوں کے بارے میں فرما رہے ہیں، "موئے زیر ناف نہ مونڈنے والا، ناخن نہ تراشنے والا اور مونچھیں کم نہ کرنے والا ہم میں سے نہیں۔" یعنی ہمارے طریقے پر نہیں۔

ناخن وغیرہ تراشنے کی مُدّت

حضرت سیدنا انس (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) "مونچھیں اور ناخن ترشوانے اور بغل کے بال اُکھاڑنے اور موئے

زیرِ ناف مونڈنے میں ہمارے لیے یہ وقت مقرر کیا گیا ہے کہ چالیس دن سے زیادہ نہ چھوڑیں یعنی چالیس دن کے اندر اندر ان کاموں کو ضرور کرلیں (مسلم)

قبلِ نمازِ جمعہ ناخن و مونچھ تراشنا سنّت ہے

پیارے اسلامی بھائیو! حدیثِ بالا سے پتہ چلا کہ چالیس دن کے اندر اندر یہ کام ضرور کرلینا چاہیئے ہفتہ میں ایکبار نہانا اور بدن کو صاف ستھرا رکھنا اور موئے زیرِ ناف دور کرنا سنّت ہے۔ پندرھویں روز کرنا بھی جائز ہے اور چالیس روز سے زیادہ گزار دینا مکروہ و ممنوع ہے۔ پیارے اسلامی بھائیو! ہوسکے تو ہر جمعہ کو یہ کام کرہی لینے چاہئیں کیونکہ ایک حدیثِ مبارکہ میں ہے کہ حضور تاجدارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) جمعہ کے دن نماز کے لئے جانے سے پہلے مونچھیں کترواتے اور ناخن ترشواتے۔

تنگیٔ رزق کا سبب

محترم اسلامی بھائیو! جمعہ کے دن ناخن ترشوانا سنّت ہے۔ ہاں اگر زیادہ بڑھ گئے ہوں تو جمعہ کا انتظار نہ کریں کہ ناخنوں کا بڑا ہونا بھی تو سنّت نہیں اور یہ بھی یاد رکھیئے! ناخنوں کا بڑا ہونا تنگیٔ رزق کا سبب ہے۔ اب ناخن تراشنے کے فضائل پڑھیئے اور جھومیئے۔ چنانچہ

دس دن تک بلاؤں سے حفاظت

حدیثِ پاک میں ہے کہ جو جمعہ کے دن ناخن ترشوائے اللہ تعالیٰ عزوجل اس کو دوسرے جمعہ تک بلاؤں سے محفوظ رکھے گا اور تین دن زائد یعنی دس دن تک بلاؤں سے امن رہے گا۔ ایک اور حدیثِ مبارکہ میں ہے کہ جو ہفتہ کے دن ناخن ترشوائے اس سے بیماری نکل جائے گی اور شفا داخل ہوگی اور جو اتوار کے دن ترشوائے فاقہ نکلے گا اور تونگری آئے گی اور جو پیر کے دن ترشوائے جنون جائے گا اور صحت آئے گی اور جو منگل کے دن

ترشوائے مرض جائے گا اور شفا آئے گی اور جو بدھ کے دن ترشوائے وسواس وخوف نکلے اور امن وشفا آئے گی اور جو جمعرات کے دن ترشوائے جذام جائے اور عافیت آئے اور جو جمعہ کے دن ترشوائے رحمت آئے گی اور گناہ جائیں گے۔ یہ حدیثیں اگرچہ ضعیف ہیں مگر فضائل کے معاملہ میں ضعیف احادیث قابل اعتبار ہیں جب خلاف شریعت نہ ہوں۔ (بہار شریعت حصہ ۱۶ ص ۲۲۶)

سبحان اللہ! سبحان اللہ! سنتوں کے متوالو! دیکھا آپ نے! سنتوں پر عمل کرنے میں تو برکتیں ہی برکتیں ہیں۔ الحمد للہ! اوپر دی ہوئی احادیث مبارکہ میں بیان کیا گیا ہے کہ جو کوئی مسلمان جمعہ کو ناخن تراشے وہ دس دن تک بلاؤں سے محفوظ ہو جاتا ہے نیز اللہ عزوجل کی رحمت سے اس کے گناہ بھی معاف کر دیئے جاتے ہیں، جمعہ سفتہ یا منگل کے دن ناخن کاٹے اس کو بیماریوں سے شفا ملتی ہے، اتوار کو ناخن کاٹنے والا تنگدستی سے نجات پاتا ہے، پیر کو ناخن کٹوانے والے کو جنون یعنی پاگل پن سے چھٹکارا حاصل ہوتا ہے، بدھ کو ناخن کاٹنے والا خوف اور وسوسوں سے بچتا ہے، جمعرات کو ناخن ترشوانے والا جذام (یعنی کوڑھ کی بیماری) سے عافیت پاتا ہے۔ دو اور ایمان افروز احادیث مبارکہ پڑھیے اور جھومیے۔ چنانچہ

ایک ہزار فرشتے ساتھ چلتے ہیں

حضرت سیدنا انس بن مالک (رضی اللہ تعالٰی عنہ) سے مروی ہے، مدینے کے تاجدار، دو عالم کے مختار، ہم بے کسوں کے مددگار، حبیب پروردگار (صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: جو شخص جمعہ کے روز ناخن اور مونچھیں تراشے اور اچھی طرح (یعنی فرائض وسنت کا لحاظ رکھتے ہوئے) غسل کر کے نماز جمعہ ادا کرنے کے لیے مسجد کی طرف جائے تو ایک ہزار فرشتے اس کے ساتھ ساتھ چلتے ہیں نیز اس کے حق میں اللہ عزوجل کی بارگاہ میں سفارش بھی کرتے ہیں اور اس کے لیے دعائے مغفرت بھی کرتے ہیں (تذکرۃ الموضوعات)

حضرت سیدنا اعمش (رضی اللہ تعالٰی عنہ) نے حضرت سیدنا مجاہد (رضی اللہ تعالٰی عنہ) سے

روایت کی کہ ایک بار سیّدنا جبرئیل امین (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) نے سرکارِ عالم مدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دربارِ دُربار میں کئی روز کے بعد حاضری کا شرف حاصل کیا ۔ آقائے نامدار، اُمّت کے غمخوار، شافعِ یومِ شمار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے سببِ تاخیر دریافت کیا، تو حضرتِ سیّدنا جبرئیل (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) نے جواباً عرض کیا،

"ایسے لوگوں کی موجودگی میں ہم نہیں آسکتے جو ناخن مونچھیں نہیں تراشتے اور نہ ہی وُضو کرنے میں اعضائے وُضو اور اُن کے جوڑوں پر اچھی طرح پانی بہاتے ہیں اور نہ ہی مسواک کرتے ہیں۔" پھر حضرت جبرئیل (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) نے یہ آیت تلاوت فرمائی

وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّکَ ۚ (پ ۱۶، مریم ۶۴) (اور (جبرئیل علیہ السلام نے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی) ہم فرشتے نہیں اُترتے مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے رب عزوجل کے حکم سے ۔)

ہاتھوں کے ناخن تراشنے کا طریقہ

ہاتھوں کے ناخن تراشنے کے دو طریقے یہاں بیان کیے جاتے ہیں۔ اِن دونوں میں سے آپ جس طریقے پر بھی عمل کریں گے اِنْ شَآءَ اللہ سنّت کا ثواب پائیں گے۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کبھی ایک پر عمل کرلیں کبھی دوسرے پر۔ اِس طرح دونوں حدیثوں پر عمل ہوجائے گا۔ چنانچہ ذیل میں دونوں طریقے پیش کیے جاتے ہیں ۔

۱ مولائے کائنات حضرتِ سیّدنا علی المرتضیٰ (کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم) سے ناخن کاٹنے کی یہ سنّت منقول ہے کہ سب سے پہلے سیدھے ہاتھ کی چھنگلیا، پھر بیچ والی، پھر انگوٹھا، پھر منجھلی (یعنی چھنگلیا کے برابر والی) پھر شہادت کی اُنگلی۔ اب بائیں ہاتھ میں پہلے انگوٹھا، پھر بیچ والی، پھر چھنگلیا، پھر شہادت کی اُنگلی، پھر منجھلی۔ یعنی سیدھے ہاتھ کے ناخن چھنگلیا سے کاٹنا شروع کریں اور اُلٹے ہاتھ کے ناخن انگوٹھے سے۔ (دُرِّ مختار، رَدُّ المحتار)

۲ دوسرا طریقہ آسان ہے اور یہ بھی ہمارے مدنی آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

سے ثابت ہے اور وہ یہ ہے کہ سیدھے ہاتھ کی شہادت انگلی سے شروع کر کے ترتیب وار چھنگلیا سمیت ناخن تراشیں مگر انگوٹھا چھوڑ دیں۔ اب اُلٹے ہاتھ کی چھنگلیا سے شروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سمیت ناخن تراش لیں۔ اب آخر میں سیدھے ہاتھ کا انگوٹھا جو باقی تھا اُس کا ناخن بھی کاٹ لیں۔ اِس طرح سیدھے ہی ہاتھ سے شروع ہوا اور سیدھے ہی ہاتھ پر ختم۔ (دُرِّ مُختار)

پاؤں کے ناخن کاٹنے کا طریقہ

"بہارِ شریعت" میں "دُرِّ مختار" کے حوالہ سے لکھا ہے کہ پاؤں کے ناخن تراشنے کی کوئی ترتیب منقول نہیں۔ بہتر یہ ہے کہ وُضو میں پاؤں کی انگلیوں میں خِلال کرنے کی جو ترتیب ہے اُسی ترتیب کے مطابق پاؤں کے ناخن کاٹ لیں۔ یعنی سیدھے پاؤں کی چھنگلیا سے شروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سمیت ناخن تراش لیں پھر اُلٹے پاؤں کے انگوٹھے سے شروع کر کے چھنگلیا سمیت ناخن کاٹ لیں۔

"نَیل پالش" لگانا گناہ ہے

آج کل بد قسمتی سے مسلمانوں میں "نیل پالش" کا فیشن عام ہو گیا ہے اور بہت کم اسلامی بہنیں ایسی ہوں گی جو اِس فیشن سے بچتی ہوں گی۔ بلکہ بعض اوقات تو مرد بھی ناخن کی پالش لگا ڈالتے ہیں! لہٰذا دردمندانہ گزارش یہ ہے کہ اوّل تو یہ ناخن کی پالش ناپاک ہوتی ہے کیونکہ اس میں اِسپرٹ ڈالا جاتا ہے اور اسپرٹ از قسمِ شراب ہے اور شراب ناپاک ہے۔ دُوُم یہ کہ ناخن پر اس کی تہ جم جاتی ہے جس کی وجہ سے اِس کے نیچے پانی نہیں پہنچتا۔ لہٰذا جن کے ناخنوں پر یہ پالش لگی ہوتی ہے اُن کا وُضو ہوتا ہے نہ ہی غسل اُترتا ہے۔ اور ظاہر ہے جب وُضو و غسل نہ ہوگا تو نماز کس طرح ہوگی؟ اور جس گھر میں کوئی جُنبی (یعنی بے غسل) ہوتا ہے اُس میں رحمت کے فرشتے بھی داخل نہیں ہوتے۔ تو ظاہر ہے جب

رَحمت کے فِرِشتے داخِل نہیں ہوں گے تو پھر نحوسَت ہی نحوسَت ہوگی۔ لہٰذا دینِ اسلام کا درد رکھنے والی ماں بہنوں سے درخواست ہے کہ اپنے حالِ زار پر رحم کریں، اپنی آخرت کو تباہ ہونے سے بچائیں اور "نیل پالِش" سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے توبہ کرلیں۔ اپنے بچّے اور بچّیوں کو بھی نیل پالِش نہ لگایا کریں ورنہ اِس کا گناہ بھی آپ ہی کو ہوگا۔

اب ناخن، موئے بغل و زیرِ ناف، حجامت وغیرہ وغیرہ سے متعلِّق سنّتیں اور ضروری آداب پیش کیے جاتے ہیں:۔

ناخن و حجامت وغیرہ کی چھبیس (۲۶) متفرِّق سنّتیں اور آداب

(۱) دانت سے ناخن نہ کاٹنا چاہیئے کہ مکروہ ہے اور اِس میں مَرَضِ بَرَص پیدا ہوجانے کا اندیشہ ہے (مَعَاذَ اللّٰہ) (عالمگیری)

(۲) چالیس دن کے اندر اندر ناخن تراش لینا چاہیئے ورنہ سنّت بھی چھوٹے گی اور ساتھ ہی ساتھ رزق میں بھی تنگی آئے گی۔

(۳) لمبے ناخن شیطان کی نِشَست گاہ ہیں۔ یعنی اِن پر شیطان بیٹھتا ہے (کیمیائے سعادت)

(۴) ناخن یا بال وغیرہ کاٹنے کے بعد دفن کردینا چاہیئں۔ بَیتُ الخَلا یا غُسل خانہ میں ڈال دینا مکروہ ہے کہ اِس سے بیماری پیدا ہوتی ہے (عالمگیری)

(۵) ناخن تَراش لینے کے بعد اُنگلیوں کے پَورے دھولینے چاہئیں۔

(۶) بغل کے بالوں کو اُکھاڑنا سنّت ہے اور مُونڈنا گناہ بھی نہیں۔ (رَدُّالمُحتار)

(۷) ناک کے بال نہ اُکھاڑیں کہ اِس سے مَرَضِ آکلہ پیدا ہوجانے کا خوف ہے (عالمگیری)

(۸) بعض اسلامی بھائی داڑھی کا خط بنوانے میں گلے کے بال بھی مُونڈوا دیتے ہیں، وہ ایسا نہ کریں کیونکہ گلے کے بال مُونڈوانا بہتر نہیں۔ اگر مونڈوادیئے تو گناہ بھی نہیں۔

(۹) گردن کے بال مُونڈنا مکروہ ہے (عالمگیری) یعنی جب کہ سر کے بال نہ مُونڈائیں صرف

گردن ہی کے مُونڈائیں۔ ہاں اگر پُورے سَر کے بال مُونڈائیں تو اُس کے ساتھ گردن کے بھی مُونڈا دیں۔

۱۰ اَبرُو کے بال اگر بڑے ہو جائیں تو اُن کو ترشوا سکتے ہیں۔ (رَدُّ المُحتار) مگر مُونڈوا نہیں سکتے۔

۱۱ داڑھی کا خط بنوانا جائز ہے (رَدُّ المُحتار) مگر یہ احتیاط رہے کہ داڑھی ایک مُٹّھی سے چھوٹی نہ ہونے پائے۔ کیونکہ ایک مُٹّھی سے چھوٹی کر ڈالنا حرام ہے۔

۱۲ ہاتھ، پاؤں اور پیٹ کے بال دُور کرنا چاہیں تو منع نہیں (رَدُّ المُحتار)

۱۳ سینہ اور پیٹھ کے بال کاٹنا یا مُونڈنا اچھا نہیں (رَدُّ المُحتار)

۱۴ "بچّی" یعنی نچلے ہونٹ کے نیچے اور اِرد گرد کے بال مُنڈانا یا اُکھیڑنا ممنوع ہے۔

۱۵ داڑھی بڑھانا سُنَنِ انبیائے سابِقین (عَلَیہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) سے ہے۔ مُونڈانا یا ایک مُشت سے کم کرنا حرام ہے۔ ہاں ایک مُشت سے زائد ہو جائے تو جتنی زیادہ ہے اُس کو کٹوا سکتے ہیں (دُرِّ مُختار)

۱۶ مُونچھوں کو کم کرنا سُنّت ہے۔ اتنی کم کریں کہ اَبرُو کی مِثل ہو جائیں۔ اتنی نہ بڑھنے پائیں کہ اُوپر والے ہونٹ کے بالائی حصّہ سے لٹکیں (دُرِّ مُختار، رَدُّ المُحتار و بہارِ شریعت)

۱۷ مونچھوں کے دونوں کناروں کے بال بڑے بڑے ہوں تو حرج نہیں۔ بعض اَسلاف (یعنی گزشتہ بُزرگوں) کی مُونچھیں اِس قسم کی تھیں (عالمگیری ج۵)

۱۸ مُوئے زیرِ ناف کے لیے بہتر یہ ہے کہ ہر جُمعہ کو صاف کیے جائیں۔ یہ نہ ہو سکے تو چالیس دِن کے اندر اندر تو یہ کام ضَرور ہی کر لیا کریں۔

۱۹ اسلامی بہنوں کے لیے بہتر یہ ہے کہ یہ بال اُکھیڑ ڈالیں۔ اگر مُونڈ دیں جب بھی گناہ نہیں۔

(۲۰) مرد کو چاہیئے کہ موئے زیرِ ناف اُسترے وغیرہ سے مونڈ دے۔

(۲۱) اِس کام کے لیے بال صفا پاؤڈر وغیرہ کا استعمال مرد و عورت دونوں کو جائز ہے۔

(۲۲) موئے زیرِ ناف کا ایسی جگہ پھینکنا جہاں دوسروں کی نظر پڑے ناجائز ہے کیوں کہ یہ ستر کے بال ہیں۔ جس طرح ستر دوسروں کے سامنے ظاہر نہیں کر سکتے یہی حکم اِن بالوں کا بھی ہے۔

(۲۳) موئے زیرِ ناف کو ناف کے عین نیچے سے مونڈنا شروع کریں۔

(۲۴) جنابت کی حالت میں (یعنی غسل فرض ہونے کی صورت میں) نہ کہیں کے بال مونڈیں نہ ہی ناخن تراشیں کہ ایسا کرنا مکروہ ہے (عالمگیری ج۵)

(۲۵) اسلامی بہنیں اپنے سر وغیرہ کے بال ایسی جگہ نہ ڈالیں جہاں غیر محرم کی نظر پڑے۔ کیونکہ ان کے سر کے بال بھی ستر عورت ہیں اور اُن کو نامحرموں کے آگے ظاہر کرنا حرام ہے۔

(۲۶) اِنسان کے بال (خواہ وہ جسم کے کسی بھی حصے کے ہوں) ناخن، حیض کا لتّہ (یعنی وہ کپڑا جس سے حیض کا خون صاف کیا گیا ہو) اور انسانی خون اِن چاروں چیزوں کو دفن کر دینے کا حکم ہے (عالمگیری ج۵)

اے ہمارے پیارے اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنے ظاہر و باطن دونوں کو صاف رکھنے کی توفیق عطا فرما اور اِس معاملہ میں جو جو سنتیں ہیں اِن تمام سنتوں پر خوش دلی سے عمل کرنے کی توفیق رفیق مرحمت فرما۔ امین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

یارب عزوجل ہے یہ دعا عطار کی ہے جب تک زندہ دنیا میں رہے، محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت عام کرے، یہ ڈنکا دیں کا بجاتا رہے

دو دو ز دسنتوں کا پئے شاہِ کربلا رضی اللہ عنہ امت کے دل سے لذتِ فیشن نکال دے

میرا سینہ تیری سنت کا مدینہ بن جائے
سنتوں کا کروں پرچار رسولِ عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اِستنجاء کا بیان

پیارے اسلامی بھائیو! بول وبراز کرنا یہ انسان وحیوان ہر ایک کی بنیادی ضروریات میں سے ہے۔ ہر ایک اپنے اپنے انداز پر بول وبراز کرتا ہے۔ مگر مسلمانوں کا انداز سب سے ممتاز ہے۔ جی ہاں بول وبراز کرنے کی متعدد سنتیں اور آداب بھی ہیں! سُبحٰنَ اللہ! ہم کس قدر خوش نصیب ہیں کہ اگر سنت کے مطابق کھائیں پیئیں تب بھی ثواب اور سنتوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے اِستنجا کریں جب بھی ثواب۔

قضائے حاجت کے وقت کی ایک سنت

حضرتِ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، تاجدارِ مدینہ، سرورِ قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم جب قضائے حاجت کا ارادہ فرماتے تو اُس وقت تک اپنے جسمِ پاک سے کپڑا نہ ہٹاتے جب تک زمین سے قریب تر نہ ہو جاتے۔ (ترمذی، ابوداؤد)

پیارے اسلامی بھائیو! اِس حدیثِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ قضائے حاجت کے وقت بیٹھنے سے پہلے ہی سترنہ کھول دیا جائے بلکہ اَوّلاً جتنا ممکن ہو اُس قدر بیٹھ جائیں۔ اور یہ بھی احتیاط کریں کہ جتنا حصّۂ ستر کھولنے کی ضرورت ہو صرف اتنا ہی کھولیں اور بعدِ فراغت بھی کھڑے ہونے سے پہلے پہلے اپنا ستر جتنا ممکن ہو چھپا لینا چاہیئے۔ نیز سب کی نگاہوں سے چھپ کر اِستنجا کرنا چاہیئے۔

سب سے چھپ کر اِستنجا کرنا سنّت ہے

حضرتِ سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، سلطانِ مدینہ

راحتِ قلب وسینہ (صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) جب قضائے حاجت کے لئے تشریف لے جاتے تو اتنی دُور جاتے کہ کوئی نہ دیکھے۔" (ابوداؤد)

پیکرِ شرم وحیا سُبحان اللہ! ہمارے پیارے سرکار، سرکارِ نامدار، سرکارِ عالی وقار، سرکارِ عالَم مدار (صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) سراپا شرم وحیا تھے۔ آپ (صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) کو یہ بھی پسند نہ تھا کہ قضائے حاجت کے وقت پردہ ہونے کے باوجود بھی کوئی آپ (صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) کے قریب موجود ہو۔ سرکارِ ذی وقار مدینے کے سردار صلی اللہ علیہ وسلم کی شرم وحیا کا بیان کرتے ہوئے حضرت علامہ یوسف بن اسمٰعیل نبہانی (رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ) "وسائل الوصول الی شمائل الرسول" (صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) میں نقل کرتے ہیں۔

حضرتِ ابوسعید خُدری (رضی اللہ تعالٰی عنہ) فرماتے ہیں، جانِ جہان، رحمتِ عالَمیان (صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) کنواری اور پردہ نشین لڑکیوں سے بھی زیادہ شرم وحیا والے تھے۔ کسی چیز سے ناگواری محسوس فرماتے تو اُس کے آثار آپ (صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) کے چہرۂ پُرانوار سے نُمایاں ہو جاتے۔ آپ (صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) کی حیا کا یہ عالَم تھا کہ کسی کے چہرے پر نظریں گاڑ کر گفتگو نہ فرماتے تھے۔ اگر کبھی اپنے مزاجِ مُبارک کے خِلاف کوئی بات کہنے کی ضرورت پیش آتی تو (بجائے زبان سے وہ ناگوار الفاظ ادا کرنے کے) اِشاروں اور کنایوں میں کہتے۔ قضائے حاجت کے لیے لوگوں سے دُور کسی میدان وغیرہ میں تشریف لے جاتے اور اُس وقت تک کپڑا اوپر نہ اُٹھاتے جب تک زمین سے قریب نہ ہو جاتے۔

اِستنجا خانہ جاتے وقت کی ایک احتیاط حضرتِ سیّدنا انس بن مالک (رضی اللہ تعالٰی عنہ) فرماتے ہیں،

٭ ہمارے ہمارے میٹھے میٹھے آقا مدینے والے مصطفےٰ (صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) جب اِستنجا خانے تشریف لے جاتے تو اپنی مبارک انگوٹھی اُتار لیتے۔ کیوں کہ اِس میں نامِ مُبارک کندہ تھا۔" (ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

مُقدّس تحریر جیب میں رکھکر اِستنجا خانے میں نہ جائیں

پیارے اسلامی بھائیو! اِس مُبارک حدیث سے ہمارے وہ اسلامی بھائی دَرس حاصل کریں جو "یارسُولَ اللہ (صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) جشنِ میلادُ النّبی (صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) مبارک" وغیرہ وغیرہ مُقدّس کلمات لکھے ہوئے بَیز اور اسٹیکرز وغیرہ اپنے سینے پر سجا کر اِستنجا خانے میں چلے جاتے ہیں۔ یاد رکھئے! اِس قسم کے بَیز، نیز وہ کاغذات یا ڈائری وغیرہ جس میں کوئی دینی مسئلہ لکھا ہوا ہو اُسے جیب میں رکھ کر بھی اِستنجا خانہ نہیں جا سکتے۔ اِسی طرح جو لوگ اپنے گلے میں اللہ عزّوجلّ یا کلمۂ طیّبہ، آیۃُ الکرسی وغیرہ کندہ کیئے ہوئے دھات کے تعویذات زنجیروں میں لٹکاتے ہیں وہ بھی ان تعویذات کو باہر ہی چھوڑ کر جائیں اور یہ بھی یاد رکھیں کہ ویسے بھی کسی قسم کی دھات کی زنجیر مَرد پہن نہیں سکتا کہ گناہ ہے۔ اِسی طرح دھات کے تعویذ وغیرہ بھی ہرگز نہ پہنیں۔ ہاں اسلامی بہنیں سونے اور چاندی کی زنجیر و تعویذات پہن سکتی ہیں۔ اگر موم جامہ کیے ہوئے تعویذ گلے یا بازو میں پہنے ہوئے ہوں تو اِستنجا خانے میں جانے میں حَرج نہیں۔

پہننے کیلئے تعویذ بنانے کا طریقہ

پہننے کے تعویذ کو موم جامہ کر لیا کریں۔ اگر پلاسٹک کاغذ میں لپیٹ کر جلتی ہوئی موم بتی وغیرہ سے چپکا لیں تو یہ بھی موم جامہ کے قائم مقام ہو جائے گا۔ پھر ان کو کسی چمڑے، رنگین یا کپڑے وغیرہ میں سی لیں۔ اِسلامی بھائی چاندی وغیرہ دھات کی ڈِبیہ میں

ہرگز تعویذ نہ پہنیں۔ ہاں اسلامی بہنیں سونے یا چاندی کے تعویذات پہن سکتی ہیں۔

جنوں کی خوراک

حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ ابنِ مسعود (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) فرماتے ہیں جنوں کا ایک وفد بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور عرض کی؛ یارسول اللہ! (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم) اپنی اُمت کو منع فرمادیں کہ وہ گوبر، ہڈیوں اور کوئلوں سے اِستنجا نہ کریں کیونکہ اللہ (عزوجل) نے اِن میں ہمارا رِزق پیدا فرمایا ہے۔ چُنانچہ سرکارِ مدینہ (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم) نے ہمیں اِن چیزوں سے اِستنجا کرنے سے روک دیا۔ (مشکوٰۃ)

پیارے اسلامی بھائیو! اِس حدیث سے دَرس مِلا کہ گوبر، ہڈی اور کوئلے سے اِستنجا نہیں کرنا چاہیے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ سرکارِ مدینہ راحتِ قلب وسینہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے جنّات بھی غلام ہیں اور آپ (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم) کی بارگاہِ بے کس پناہ میں فریاد لاتے ہیں ؎

جنّ واِنسان ومَلک کو ہے بھروسہ تیرا
سَروَرا! مَرجَعِ کُل ہے دَرِ والا تیرا

اِستنجا کے بعد کی دو سُنّتیں

حضرتِ حَکَم بن سُفیان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) فرماتے ہیں سرکارِ دوعالَم نُورِ مُجَسَّم (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم) جب اِستنجا سے فارِغ ہوجاتے تو وُضو فرماتے اور پھر آگے کے حصے پر پانی چھڑکتے۔ (مشکوٰۃ)

بعدِ وُضو آگے کی طرف پانی چھڑکنا سُنّت ہے

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے پیارے آقا صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم جب اِستنجا سے فارِغ ہوتے تو وُضو فرمالیا کرتے البتّہ یہ بھی رِوایت ملتی ہے کہ بعض اوقات آپ (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم) نے وُضو نہ بھی کیا۔ یقیناً یہ اس لیے ہے تاکہ اُمّت مُشقّت میں نہ پڑجائے کہ ہر بار وُضو کرنا لازِمی ہوجائے۔ بہرحال جتنا ممکن ہو وُضو کرلینا ہمارے

لیے بہتر ہی ہے۔ نیز وُضو کرنے کے بعد پاجامہ یا تہبند کے آگے کے حصّہ پر پانی چھڑکنا بھی سُنّتِ مُستحبّہ ہے۔

سَتر کُھلا ہو، اُس وَقت بات کرنا کیسا؟

حضرتِ اَبُوسعید (رَضِیَ اللہُ تعالٰی عَنہ) سے روایت ہے دوافراد استنجا خانہ میں اپنے سَتر کھولے ہوئے ہوں اور باتیں کریں تو اللہ (عَزَّوَجَلَّ) اس سے ناراض ہوتا ہے (مشکوٰۃ)

پیارے اسلامی بھائیو! اِس سے معلوم ہوا کہ جب سَتر کُھلے ہوئے ہوں اُس وَقت بات چیت کرنے سے پرہیز کرنا چاہئیے۔ نیز جِماع کے وَقت اگر میاں بیوی گفتگو کررہے ہوں تو اولاد کے گُونگا وبہرہ پیدا ہونے کا خطرہ ہے۔

کھڑے کھڑے پیشاب کرنا سُنّت نہیں

حضرتِ سَیِّدَتُنا اُمُّ المُؤمنین عائشہ صِدّیقہ (رَضِیَ اللہُ تعالٰی عَنہا) فرماتی ہیں، "جو شخص تم سے یہ کہے کہ نبیِّ پاک، صاحبِ لَولاک (صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کھڑے ہو کر پیشاب کرتے تھے تو تم اُسے سچا نہ جانو۔ حُضُورِ انور (صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نہیں پیشاب فرماتے مگر بیٹھ کر۔" (اَحمد، تِرمِذی، نَسائی)

سیدھے ہاتھ سے آلہ ہرگز نہ چُھوئیں!

مُتَعَدِّد کُتُب میں بکثرت صحابۂ کرام (عَلَیہِمُ الرِّضوان) سے مَروی ہے کہ تاجدارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ (صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے ارشاد فرمایا، جب قضائے حاجت کیلئے جاؤ تو قبلہ کی طرف نہ مُنہ کرو، نہ ہی پیٹھ۔ نیز عُضوِ تَناسُل کو سیدھے ہاتھ سے چُھونے اور سیدھے ہاتھ سے اِستنجا کرنے سے بھی منع فرمایا۔ (بہارِ شریعت)

پیشاب کے چھینٹوں سے نہ بچنے والے پر عذاب

حضرتِ سَیِّدُنا عبدُاللہ ابنِ عبّاس (رَضِیَ اللہُ تعالٰی عَنہُما) فرماتے ہیں کہ

مدینے کے تاجدار، اُمّت کے غمخوار، سرکارِ ابد قرار (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا دو قبروں پر گزر ہوا تو فرمایا، اِن دونوں کو عذاب ہو رہا ہے۔ اور کسی بڑی بات سے (جس سے بچنا دشوار ہو) عذاب نہیں ہو رہا۔ اِن میں سے ایک پیشاب کے چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغلی کھاتا تھا۔ پھر رحمتِ عالم (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے کھجور کی ایک تر شاخ لے کر اُس کے دو حصّے کیے۔ ہر قبر پر ایک ایک حصّہ نصب فرما دیا۔ صحابۂ کرام (عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) نے عرض کی، یارسول اللہ! (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) یہ کیوں کیا؟ فرمایا "اِس اُمید پر کہ جب تک خشک نہ ہوں اِن پر عذاب میں تخفیف ہو"۔ (بخاری، مسلم)

قبروں پر پھول ڈالنا ایک طرح سے سنّت ہی

پیارے اسلامی بھائیو! حدیثِ بالا سے ہمیں یہ سیکھنے کو ملا کہ قبور اور مزارات پر پھول ڈالنے کی اصل سنّت سے ثابت ہے کہ تر شاخ ہمارے پیارے سرکار اُمّت کے غمخوار آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے قبور پر گاڑنے کے بعد خود ہی ارشاد فرمایا، میں نے یہ اِس اُمید پر کیا کہ جب تک خشک نہ ہوں اِن قبر والوں پر عذاب میں کمی ہو۔" سُبْحَانَ اللہ! شاخ جب تک تر رہتی ہے اُس وقت تک اہلِ قبر پر اگر عذاب بھی ہو تو اُس میں تخفیف ہوتی ہے اور اگر عذاب نہ بھی ہو تب بھی ترقّیٔ درجات کا سبب بنتی ہے۔ اور یہ مقصد تر پھولوں سے بھی حاصل ہو جاتا ہے۔ لہٰذا پھول ڈالنا بھی جائز ہے۔ اِسی طرح اپنے عزیزوں کی قبروں پر پودا لگانا بلکہ کانٹے دار جھاڑی ہی اُگانا بھی فائدے سے خالی نہیں۔

چُست لباس پہننے کا وبال

پیارے اسلامی بھائیو! حدیثِ پاک سے یہ بھی معلوم ہوا کہ چغل خوری اور پیشاب کے چھینٹوں سے نہ بچنا بھی عذابِ قبر کا سبب ہے۔ افسوس! آج کل چونکہ ترقّی کا دور ہے اور یہود و نصاریٰ کے فیشن کی نحوست کے سبب مسلمانوں میں ایسے چُست پتلون پہنے جانے لگے ہیں

کہ اِس میں بیٹھ کر پیشاب کرنا بے حد دُشوار ہو گیا ہے۔ لہٰذا بے شمار مسلمان کھڑے کھڑے پیشاب کرتے ہیں۔ ایک طرف تو یہ خلافِ سُنّت فعل ہے اور دُوسری طرف کھڑے کھڑے پیشاب کرنے سے لباس کو پیشاب کے چھینٹوں سے بچانا بہت ہی مشکل ہو جاتا ہے۔ کھڑے کھڑے پیشاب کرنے سے عموماً کپڑے ناپاک ہو جاتے ہیں اور یہ عذابِ قبر کا سبب ہے۔ چونکہ آج کل صرف جدید تعلیم ہی کی طرف مسلمانوں کا رُجحان ہے اور دینی معلومات کی طرف نہ صرف بے اِتّفاقی بلکہ اب تو ارادۃً دُوری برتی جانے لگی ہے۔ اِس لیے بدقسمتی سے پاکی ناپاکی کی سوچ بھی کم ہوتی چلی جا رہی ہے۔ آج کا مسلمان ظاہری مَیل کُچیل کو تو معیُوب سمجھتا ہے (اور ہے بھی معیُوب) مگر اَصل میں جو ناپاکیاں اور نجاستیں ہیں اُن سے بچنے کی کوشش بہت کم کرتا ہے۔ سُنّت تو یہی ہے کہ نرم زمین میں یا زمین کو کُرید کر یا ڈھلوان کی طرف اِس احتیاط کے ساتھ بَول و بَراز کیا جائے کہ بالکل چھینٹ نہ پڑے۔ نیز نرم زمین ہونے کے ساتھ ساتھ مزید احتیاطیں ملحوظ رکھنا بھی تو ضروری ہیں مثلاً مکمل پردہ ہونا ضروری ہے یا ایسی جگہ اِستنجا کریں کہ کوئی نہ دیکھے۔ اگر کسی کُھلے مقام پر اِستنجا کریں تو ہوا کی مخالف سمت بھی نہ ہو۔ (کہ اِس طرح پیشاب کے چھینٹے آئیں گے) چاند کی طرف رُخ کر کے اور آسمان کی طرف نظر اُٹھا کے بھی بَول و بَراز نہ کیا جائے۔ آج کل پُختہ اِستنجا خانے بنائے جاتے ہیں اور عام طور پر بڑے اِستنجا کے لیے ڈبلیو۔ سی بھی لگائے جاتے ہیں اِن کا استعمال بالکل جائز ہے جب کہ وہ اتنے گہرے ہوں کہ لباس اور جسم کو نجاست کے چھینٹوں وغیرہ سے بچایا جا سکتا ہو۔ آج کل بدقسمتی سے جگہ بچانے اور معمولی سی رقم کی بچت کے لیے کئی جگہ استنجا خانے بے حد تنگ اور نہایت ہی کم گہرے ہوتے ہیں، اور اس طرح کے اِستنجا خانوں کے استعمال کرنے والوں کا نجاست سے بچنا بے حد دُشوار ہو جاتا ہے۔ اگر آپ کو یقین نہیں آتا تو اِس قسم کے کم گہرے استنجا خانوں میں فارغ ہونے کے فوراً بعد اپنے دونوں پاؤں کے ٹخنوں کی طرف

بغور دیکھیں تو شاید آپ کو اکثر اوقات وہاں پانی کے چھینٹے نظر آئیں گے۔ لہٰذا اپنے گھروں وغیرہ میں کوشش کرکے زیادہ سے زیادہ گہرے ڈبلیو سی لگوائیں۔ اگر یہ ممکن نہ ہو تو بہر حال بہت زیادہ احتیاط سے کام لیں۔ کئی جگہ یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ استنجا خانوں کے اندر نل سے یا فضلہ بہانے کے "فلش" سے (جو پشت کی جانب دیوار پر کچھ اونچا لگا ہوا ہوتا ہے) پانی ٹپکتا رہتا ہے اور پھر بعض اوقات فرش کی ڈھلوان صحیح نہ ہونے کے سبب نیچے جمع شدہ گندے پانی میں گرتا رہتا ہے۔ اس سے پھر چھینٹے اُڑ اُڑ کر کپڑوں وغیرہ پر آتے ہیں۔ لہٰذا اس قسم کے ٹپکنے والے نل وغیرہ کی فوری مرمت کرالینی چاہیئے۔ مساجد کی انتظامیہ کو بھی چاہیئے کہ وہ بھی اس کی طرف توجہ رکھا کریں کہ عموماً وضوخانہ اور استنجا خانہ وغیرہ کے نل ٹپکتے رہتے ہیں اور اس طرح بے تحاشہ پانی بھی ضائع ہوتا رہتا ہے۔ ان سب کا کل بروزِ قیامت حساب دینا پڑے گا۔

ٹپکتے نل کی حکایت

حضور مفتیٔ اعظم ہند شہزادۂ اعلیٰحضرت مولینا مصطفٰے رضا خان صاحب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ ایک جگہ مدعو تھے۔ وہاں گھر میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے قریب ہی ایک ٹونٹی لگی ہوئی تھی جس سے پانی ٹپک رہا تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے میزبان کو بلایا اور اُس کو اِسراف کے نقصانات سمجھاتے ہوئے فرمایا کہ اس ٹونٹی کو فوراً دُرست کراؤ کیونکہ جب تک یہ بہتی رہے گی تم کو گناہ ہوتا رہے گا۔ اُس نے عرض کیا، حضور! ابھی دُرست کرلیتے ہیں۔ مگر کافی دیر تک اُس نے دُرست نہ کیا۔ اِس پر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے اُس کو بلا کر فرمایا، "ہم جانتے ہیں کیوں کہ آپ یہ ٹونٹی دُرست نہیں کرواتے اور ہمیں اپنی آنکھوں کے سامنے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی یہ نعمت ضائع ہوتے ہوئے دیکھنا گوارا نہیں۔" اب میزبان بے حد نادِم ہوا اور بڑی منتیں کرکے آپ کو راضی کیا اور ٹونٹی بھی فوراً دُرست کرالی۔

"مَدَنی سوچ" مقدر والوں کا ہی حصّہ ہے!

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے ہمارے اکابِر رَحِمَہُمُ اللہ کس قدر مُتّقی اور پرہیزگار ہوتے ہیں اور اِن کی سوچ بھی کس قدر اعلیٰ ہوتی ہے۔ ہم تو بدقسمتی سے فرنگی تہذیب کے ہاتھوں پامال ہو چکے ہیں۔ ہماری تو ایسی سوچ ہی کہاں! یقیناً "مَدَنی سوچ" ہونا یہ مقدر والوں کا ہی حصّہ ہے۔

مکان خریدتے وقت ایک خاص احتیاط

یاد رکھیے! فِقہِ حَنَفی کی مُعتبر کتابوں میں یہ حُکم موجود ہے کہ استنجا کرتے وقت اِستِقبالِ قبلہ (یعنی قبلہ رُخ ہونا) اور اِستِدبارِ قبلہ (یعنی قبلہ کو پیٹھ ہونا) دونوں حرام ہے۔ لہٰذا نیا گھر بناتے یا خریدتے وقت دوسری سہولتوں کی فراہمی کے ساتھ ساتھ اِستنجا خانے کی گہرائی اور رُخ وغیرہ کا بھی خیال رکھنا چاہیے۔ اِسی طرح غُسل خانہ کا رُخ اُس کی غسل کرنے کی ٹونٹی یا فوّارہ وغیرہ کا رُخ بھی دیکھ لینا چاہیے کیونکہ غُسل کرتے وقت اگر سَتر کُھلا ہوا ہے، اُس وقت اور کپڑے بدلنے میں بھی اگر سَتر کھلتا ہے اُس وقت نیز بوقتِ جماع اگر اوپر سے چادر نہیں اوڑھی تو قبلہ کو رُخ یا پیٹھ کرنا گُناہ ہے۔

اپنے گھروں کے اِستنجا خانے دُرُست کرالیں

شاید لوگوں کے ذہن میں یہ بات بیٹھی ہوئی ہے کہ قضائے حاجت کے لیے قبلہ کو مُنہ نہیں کرنا چاہیے مگر پیٹھ کرنے میں کوئی حَرَج نہیں۔ جبھی تو عام طور پر گھروں، کارخانوں بلکہ کئی جگہ تو مسجِدوں تک میں اِستنجا خانوں کی بناوٹ ایسی ہوتی ہے کہ قضائے حاجت کے لیے بیٹھیں تو قبلہ کو پیٹھ ہوتی ہے۔ یاد رکھیے! فتاویٰ رضویہ میں میرے آقائے نعمت، پروانۂ شمعِ رسالت (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) مولٰینا شاہ احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے فِقہِ حَنَفی کے مطابق یہی ثابت کیا ہے کہ اِستنجا کرتے ہوئے

اِستقبالِ قبلہ (یعنی قبلہ رُخ ہونا) اور اِستِدبارِ قبلہ (یعنی قبلہ کو پیٹھ ہونا) دونوں حرام ہے۔

محترم اسلامی بھائیو! جن جن کے گھروں وغیرہ میں اِس طرح کے غَلَط استنجا خانے بنے ہوئے ہیں انہیں چاہیئے کہ وہ اس کارِ گناہ سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لیے تھوڑی سی مالی قُربانی دیں اور ان کو دُرُست کرائیں۔ دیکھئے نا جب کوئی دُنیوی کمی ہوتی ہے تو آسانی کے لیے آپ اپنے مکان میں مَرَمَّت وغیرہ پر عُموماً خرچ کرتے ہی تو رہتے ہیں تو اب شریعت کے حُکم پر بھی تو تھوڑا بہت خرچ کر ہی ڈالیں۔ مسجِد کی انتِظامیہ کی بھی ذمّہ داری ہے کہ اگر ان کے رُخ دُرُست نہیں ہیں تو وہ بھی اپنی مسجِد کے اِستِنجا خانوں کو ٹھیک کرالیں ساتھ ہی یہ بھی خیال رکھیں کہ ڈبلیو۔سی فُل سائز کا یعنی جو سب سے زیادہ گہرا ہو وہ لیا کریں۔ تاکہ چھینٹوں سے حِفاظت رہے۔

وُضو خانہ کیسا ہونا چاہیئے؟ وُضو خانوں کی بھی مناسِب گہرائی ہونی چاہیئے تاکہ فرش وغیرہ سے ٹکرا کر پانی کے چھینٹے کپڑوں پر نہ آئیں۔ ہاں وُضو کرتے وَقت جو پانی گر رہا ہے وہ ناپاک نہیں ہے۔ البتّہ مسواک کرتے وَقت کسی نے تھوکا اور اُس کے دانتوں میں سے اتنا خون نکل آیا تھا کہ تھوک پر غالِب آگیا[1] یا کسی کے ہاتھ یا پاؤں وغیرہ میں نَجاست لگی ہوئی تھی اور اُس نے وہاں وہ نَجس ہاتھ یا پاؤں وغیرہ دھویا تو ظاہر ہے کہ اب یہ نَجس پانی وُضو خانے کے ڈھلوان والے حصّے سے گزرے گا اور اگر اُس وَقت کوئی اسلامی بھائی وُضو کر رہا ہے تو اُس پانی سے ٹکرا کر اُس پر چھینٹے آنے کا قَوی اِمکان ہے۔ اگر وُضو کرنے والے کو اس کا علم نہیں کہ یہاں سے نَجس پانی بہ رہا ہے تو اُس پر کوئی

---

[1] تھوک کر دیکھیں، اگر تھوک سُرخ ہو جائے تو خون غالب مانا جائے گا اور اب یہ تھوک ناپاک ہے، باوُضو ہونے کی صورت میں اگر ایسا ہوا تو وُضو بھی ٹوٹ گیا۔ اگر تھوک زَرد ہے تو خون پر تھوک غالب مانا جائے گا اب اگر باوُضو ہو تو وُضو نہ ٹوٹا اور یہ تھوک بھی ناپاک نہیں۔ (سگِ مدینہ عُفِیَ عَنہٗ)

گناہ بھی نہیں۔ مگر جس نے نجس ہاتھ وغیرہ دھویا اُس کو احتیاط کرنا چاہیئے تھا کہ کم گہرے وُضو خانے پر وُضو کرنے جائے اور ہاتھ پاؤں بِالفرض اگر نجس ہیں تو کسی اور جگہ احتیاط کے ساتھ دھو کر پاک کرلے تاکہ اپنے اور دوسرے مسلمانوں کے کپڑے وغیرہ خراب نہ ہوں۔ لہٰذا اگر وُضو خانے ہی گہرے ہوں تو سب کے لیے آسانی ہو جائے گی۔ وُضو خانہ بنانے کی ایک اور احتیاط یہ بھی ہے کہ وُضو خانہ اگرچہ زیادہ گہرا نہ ہی سہی مگر جس سمت وُضو کرنے والے کی نَشِست ہوتی ہے وہاں کی اندرونی دیوار اس طرح ترچھی بنائی جائے کہ ٹونٹی سے گرنے والا پانی نیچے بہنے والے پانی پر گرنے کی بجائے ڈھلوان والی سطح پر گرے تو اس طرح اگر کوئی نجس ہاتھ وغیرہ دھوئے بھی تو فوراً نجس پانی نشیب کی طرف چلا جائے گا۔

ایک بے حد مفید مشورہ آجکل گھروں میں لوگ بیسن پر کھڑے کھڑے وُضو کرتے ہیں تو اِن کی خدمت میں عَرض ہے کہ اِس طرح وُضو تو ہو جائے گا مگر ایسا کرنا سُنّت کے خِلاف ہے۔ لہٰذا میرا مشورہ یہ ہے کہ اگر گنجائش ہو اور ممکن ہو تو اپنے مکان میں کسی مناسب جگہ پر خصوصی طور پر دو ایک ٹونٹی والا وُضو خانہ بنالیں اور اِس میں بھی وُہی احتیاطیں ملحوظ رکھیں جن کا آگے بیان ہوا۔ ہو سکے تو وُضو خانے کا رُخ قبلہ کی سمت رکھیں کہ اونچی جگہ بیٹھ کر قبلہ رو وُضو کرنا مُستحب ہے۔ اِس طرح گھر میں وُضو خانہ بنالینے سے آپ کو، آپ کے اَہلِ خانہ اور آپ کے نمازی مہمانوں کو سُہولت بھی ہو جائے گی اور اِن شاءَ اللہ ثواب بھی ملے گا۔

عُشّاق توجُّہ فرمائیں! کاغذ سے اِستنجا کرنا منع ہے چاہے اِس پر کچھ لکھا ہو یا نہ لکھا ہو۔ بلکہ ابوجہل جیسے کافر کا نام بھی لکھا ہو تب بھی اِس سے استنجا نہیں کرسکتے (بہارِ شریعت) کیونکہ ابوجہل میں جتنے حُروفِ تہجّی (ا، ب، و، ج، ہ، ل) ہیں یہ سب کے سب قرآنی حُروف ہیں اور اِن حُروفِ تہجّی کی تعظیم ضروری ہے۔ اِس

سے وہ بھائی دَرس حاصل کریں جو فرش پر چلنے کی جگہ کچھ نہ کچھ لکھ دیا کرتے ہیں اور لوگ اِن حُروف کو قدموں تلے رَوندتے ہیں۔ اِسی طرح ڈیکوریشن والے حضرات بھی توجُّہ فرمائیں کیونکہ وہ بھی عُموماً اپنی دَریوں پر اپنے ڈیکوریشن کا نام لکھتے ہیں اور یہ دریاں زمین پر بچھائی جاتی ہیں۔ لوگ اِن پر بیٹھتے، پاؤں تلے رَوندتے ہیں۔ برتنوں پر نام کَندہ کرانے والے بھی غور فرمائیں کہ ان کی معمولی سی غفلت کی وَجہ سے قرآنی حُروفِ تہجّی والی عبارات اور نام لکھے ہوئے برتنوں کا دھوَن (مَعاذَاللہ) گندی نالیوں اور گٹروں میں چلا جاتا ہے۔ اِسی طرح عُموماً پلاسٹک کے چپّل اور بیتُ الخَلا کے لوٹے پر بھی کمپنی کے نام لکھے ہوتے ہیں۔ افسوس! اتنی زبردست بے ادبی کی طرف آج کسی کی توجہ ہی نہیں۔ لہٰذا چپّل اور لوٹے کو استعمال سے قبل اچھی طرح اُلٹ پلٹ کر دیکھ لیا کریں اگر کچھ لکھا ہوا ہے تو گرم اِستری سے یا چھُری وغیرہ کو اچھی طرح گرم کرکے لکھی ہوئی جگہ پر احتیاط کے ساتھ داغ دیا کریں۔ جب حُروف بالکل پگھل کر ختم ہوجائیں تو اُس وَقت استعمال کیا کریں۔ سبز چپّل پہننے یا سبز لوٹے کا بیتُ الخَلا میں استعمال بھی اہلِ مَحبّت کے لیے توجُّہ کا طالب ہے۔ میں اِسے ناجائز تو نہیں کہتا لیکن پیارے آقا مدینے والے مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حسین و دلکش سبز سبز گنبد کی نسبت کے سبب عُشّاق میں سبز رنگ عقیدت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ ؎ دانِش مَنداں را اشارہ کافی اَست۔

؎ ہم عشق کے بندے ہیں کیوں بات بڑھائی ہے

مدینے والے آقا (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی مَحبّت کا دَرد رکھنے والے مُسلمان تاجِروں کی خدمت میں عاجِزانہ درخواست ہے کہ وہ اپنی ایسی مَصنُوعات پر جن میں بے ادبی کا بے حد امکان ہے اردو یا عَرَبی عبارات لکھنے کی بجائے کسی بے جان علامت مثلاً ❋ ❋ ✿ ❀ ❁ وغیرہ سے کام چلائیں۔ کسی جاندار کی تصویر بھی ہرگز نہ بنائیں کہ یہ حرام ہے۔ اِن شاءَ اللہ آپ کے ادب کا آپ کو دنیا میں برکت اور آخرت میں مغفرت کی صورت

میں صلہ ملے گا۔

باادب بانصیب، بے ادب بے نصیب

اب چھوٹے اور بڑے اِستنجا کی سُنّتیں اور آداب پیش کیے جاتے ہیں۔

اِستنجا کی اَکثر متفرق سُنّتیں اور آداب

(۱) سَر ڈھک کر اِستنجا کریں۔

(۲) اندر داخل ہونے کی دُعا بَیْتُ الْخَلاء سے باہر ہی پڑھ لیں، اِن شاء اللہ اس کی بَرکت سے سَرکش جنّات اور شیاطین کُھلا ہوا سَتر بھی نہیں دیکھ سکیں گے اور اِستنجا خانے کے شریر جنّات اور شیاطین وغیرہ سے حفاظت بھی رہے گی۔ دُعا یہ ہے:۔

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَآئِثِ۔ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے نام سے۔ اے اللہ (عَزَّوَجَلَّ) میں ناپاک جنّوں اور جِنّنیوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

(۳) پھر اُلٹا قدم پہلے بَیْتُ الْخَلاء میں داخل کریں۔

(۴) جب تک بیٹھنے کے قریب نہ ہوں کپڑا بدن سے نہ ہٹائیں نہ حاجت سے زیادہ کھولیں۔

(۵) پھر دونوں پاؤں کُشادہ کر کے اُلٹے پاؤں پر زور دے کر بیٹھیں۔ اِس سے فُضلہ خارج ہونے میں آسانی ہوتی ہے۔

(۶) فارِغ ہو جائے تو مَرد اپنے آلہ کو جڑ کی طرف سے شُروع کر کے سُپاری تک سُونتے (جس طرح جانور کے تھن سے دُودھ دوہتے ہیں) کہ جو قطرے رُکے ہوئے ہیں نکل جائیں۔

(۷) پھر طاق عَدد (یعنی ایک، تین، پانچ یا سات) ڈھیلوں سے چھوٹے اِستنجا کی جگہ خُشک کریں۔

(۸) سیدھا ہاتھ ہرگز آلہ کو نہ لگائیں۔ اگر کوئی مجبوری ہے (مثلاً اُلٹا ہاتھ سخت زخمی وغیرہ

ہے)، تو مُعاف ہے۔

(۹) اُلٹے ہاتھ میں ڈھیلا رکھیں اور اُلٹے ہی ہاتھ سے خشک بھی کریں۔

(۱۰) بڑے اِستِنجے کی جگہ بھی طاق ڈھیلوں سے خشک کریں۔

(۱۱) مَرد کے پیچھے کے مَقام کے لیے ڈھیلوں کے استِعمال کا طریقہ یہ ہے کہ گرمی کے مَوسِم میں پہلا ڈھیلا آگے سے پیچھے کو لے کر جائیں۔ دُوسرا پیچھے سے آگے کو، اور تیسرا آگے سے پیچھے کو۔

(۱۲) سردیوں میں پہلا ڈھیلا پیچھے سے آگے اور دُوسرا آگے سے پیچھے کو اور تیسرا پیچھے سے آگے کو لے جائیں۔

(۱۳) چھوٹا اِستِنجا ہو یا بڑا پاک ڈھیلے سیدھی طرف اور ناپاک ڈھیلے اُلٹی طرف رکھیں۔

(۱۴) اگر ناپاک ڈھیلے ڈالنے کے لیے کوئی ڈبّہ وغیرہ رکھا ہے تو اُسے اُلٹے ہاتھ کی طرف رکھنا چاہیئے۔

(۱۵) پہلے پیشاب کا مَقام دھوئیں پھر پیچھے کا۔

(۱۶) دھونے میں آلہ کو اُلٹے ہاتھ میں تھام کر سیدھے ہاتھ سے پانی ڈالیں۔ اِس دوران لوٹا اُونچا رکھیں تاکہ چھینٹے نہ پڑیں۔ اگر ڈھیلوں سے خشک نہیں کیا تو دھونے کے دَوران عُضوِ مخصوص کو اُلٹے ہاتھ سے سُونتیں تاکہ پیشاب کے قطرات ہوں تو نکل جائیں۔ سرکارِ بغداد حُضُورِ غوثِ پاک (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) "غُنیۃُ الطّالبین" میں فرماتے ہیں کہ فُقہائے مدینہ (رحمہم اللہ) نے مَرد کی شرمگاہ کو جانور کے تھن سے تشبیہ دی ہے کہ جب تک آلہ کو بھی سُونتا (یعنی دبایا) جاتا ہے کچھ نہ کچھ پیشاب برآمد ہوتا ہی رہتا ہے یہاں تک کہ جب اِس پر پانی ڈالا جاتا ہے تو پیشاب آنا مَوقُوف ہو جاتا ہے۔

(۱۷) پیچھے کا مقام سانس کے زور سے نیچے کو دبا کر رکھیں اور کشادہ بیٹھیں اور سیدھے ہاتھ سے آہستہ آہستہ پانی ڈالیں اور اُلٹے ہاتھ کی اُنگلیوں کے پیٹ سے دھوئیں اُنگلیاں کا سِرا نہ لگے (کہ ناخن میں نجاست بھر جانے یا ناخن سے زخم آجانے کا اندیشہ ہے) پہلے بیچ کی اُنگلی اُونچی رکھیں پھر اُس کے برابر والی اِس کے بعد چھوٹی اُنگلی اُونچی رکھیں۔ سردیوں میں پانی سے طہارت کرتے وقت گرمیوں کے مقابلہ میں زیادہ مُبالغہ کریں (یعنی سانس کے ذریعے نیچے کی طرف زیادہ زور دیں)، ہاں اگر سردیوں میں گرم پانی سے طہارت کریں تو اُسی قدر مُبالغہ کریں جتنا گرمیوں میں۔ مگر گرم پانی سے طہارت کرنے میں اِتنا ثواب نہیں جتنا سَرد پانی سے ہے اور مَرض کا بھی اندیشہ ہے۔

(۱۸) روزے کے دنوں میں نہ زیادہ پھیل کر بیٹھیں اور نہ مُبالغہ کریں۔

(۱۹) اسلامی بھائی تین۳ اُنگلیوں سے زیادہ سے طہارت نہ کریں۔

(۲۰) ہتھیلی سے دھونے سے بھی اسلامی بھائیوں کی طہارت ہو جائے گی مگر افضل وُہی تین۳ اُنگلیاں ہیں۔

(۲۱) اِسلامی بہنیں ہتھیلی سے دھوئیں اور بہ نسبت مَرد کے زیادہ پھیل کر نہ بیٹھیں۔

(۲۲) دھونے کے بعد اسلامی بھائی بہن دونوں کے لئے افضل یہ ہے کہ کسی پاک کپڑے سے پونچھ ڈالیں اور کپڑا موجود نہ ہو تو بار بار ہاتھ سے پونچھیں کہ برائے نام تری رہ جائے۔

(۲۳) سیدھے کھڑے ہونے سے پہلے پہلے اپنا سَتر چھپالیں۔

(۲۴) پہلے سیدھا پاؤں باہر نکالیں اور یہ دُعا پڑھیں:۔

غُفْرَانَکَ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ۔ اے اللہ عزّوجلّ! میں تجھ سے مغفرت چاہتا ہوں۔ اللہ عزّوجلّ کا شکر ہے جس نے مجھ سے تکلیف دُور فرمائی اور عافیت بخشی۔

(۲۵) طہارت کے بعد ہاتھ بھی پاک ہو گئے۔ مگر کسی پاک صابون وغیرہ سے دھولیں تو زیادہ بہتر۔

(۲۶) اب وضو بھی کر لیں تو بہتر ہے کہ ہر وقت باوضو رہنا مستحب ہے۔

(۲۷) پیشاب اور فضلے میں نہ تھوکیں نہ ناک صاف کریں۔

(۲۸) بیتُ الخلاء میں نہ کپڑوں اور بدن سے کھیلیں، نہ بلا ضرورت کھنکاریں، نہ ناک سنکیں، نہ بار بار اِدھر اُدھر دیکھیں، نہ آسمان کی طرف سر اٹھائیں، نہ بلا ضرورت سَتر چھوئیں۔

(۲۹) جو کچھ خارج ہو رہا ہے اُس کی طرف نہ دیکھیں۔

(۳۰) بغیر ضرورت اپنی شرمگاہ کو نہ دیکھیں اِس سے حافِظہ کمزور ہوتا ہے۔ جب اپنی شرمگاہ کو دیکھنے کا یہ حال ہے تو بد نگاہی اور فلمیں ڈرامے دیکھنے والوں کا حافِظہ کیوں برباد نہ ہوگا۔ آجکل بدقسمتی سے یہ وَبا عام ہے۔ اگر حافِظہ بحال کرنا ہے تو ان گناہوں سے توبہ کرنا ہی ہوگا۔

(۳۱) بیتُ الخلاء میں دیر تک نہ بیٹھیں کہ اِس سے بَواسیر کا اندیشہ ہے۔

(۳۲) جس وَقت سَتر کھلا ہوا ہو بات چیت نہ کریں۔

(۳۳) دینی اُمور سے متعلّق بھی غور و فکر نہ کریں کہ باعِثِ محرومی ہے۔

(۳۴) اذان و سلام اور چھینک کا جواب نہ دیں اگر خود کو چھینک آئے تو زبان ہلائے بغیر دل میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہہ لیں۔

(۳۵) چاند اور سُورج کی طرف نہ مُنہ کریں نہ ہی پیٹھ اور نہ ہی ہوا کے رُخ (یعنی ایسی صورت کہ ہوا سامنے سے آرہی ہو) پیشاب کریں کہ اِس طرح ہوا کے جھونکے سے پیشاب آپ کے کپڑوں پر آسکتا ہے۔

(۳۶) پیشاب نیز بڑا اِستِنجا کرتے وَقت بلکہ جب بھی سَتر کھلا ہوا ہو (مثلاً طہارت کرتے وَقت یا برہنہ نہاتے وَقت یا بوقتِ جماع وغیرہ) اُس وَقت کعبہ کی طرف مُنہ اور

پیٹھ کرنا حرام ہے۔ "بہارِ شریعت" میں ہے کہ یہ حکم عام ہے چاہے مکان کے اندر ہوں یا یا میدان میں۔

(۳۷) اگر بھول کر قبلہ کی طرف مُنہ یا پیٹھ کرکے اِستنجا کے لیے بیٹھ گئے تو یاد آتے ہی فوراً رُخ بدل دیں، اِن شاءَاللہ مغفِرت کی اُمید ہے (بہارِ شریعت)

(۳۸) بچّوں کو بھی قبلہ کی طرف مُنہ اور پیٹھ کرا کے پیشاب نیز بڑا استنجا نہ کرائیں۔ کرانے والا گنہگار ہوگا (بچّوں کو گود میں لیتے وَقت، دُودھ پلاتے وَقت بھی اِس بات کی اِحتیاط کرنی چاہیئے کہ اِس کے پَیر قبلہ کی طرف نہ ہوں)۔

(۳۹) جِماع (ہمبستری) کے وَقت بھی احتیاط لازم ہے کہ قبلہ کی طرف مُنہ یا پیٹھ نہ ہو۔ (ہاں اگر اوپر سے چادر اوڑھی ہوئی ہے تو حرج نہیں۔

(۴۰) جب مکان کی تعمیر کریں یا خریدیں تو خاص طور پر بَیتُ الخَلاء کے مُعاملہ میں احتِیاط برتیں۔ یعنی اُس کے رُخ، کُشادگی اور مناسِب گہرائی وغیرہ کا خیال رکھیں۔

(۴۱) ایسا کاغذ یا ایسی انگوٹھی جس پر اللہ (عَزَّوَجَلَّ)، یا اُس کے پیارے حبیب (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) یا کسی بُزُرگ کا نام لکھا ہو، کلِمہ شریف لکھا ہو، کوئی دِینی مسئلہ لکھا ہو، یا آج کل لوگ سینے پر اس قسم کے بَیج (اسٹیکر) لگاتے ہیں کہ جس پر کچھ نہ کچھ پاک کلام لکھا ہوتا ہے اُن سب کو جَیب میں رکھ کر بھی پیشاب وغیرہ نہ کریں بلکہ باہر چھوڑ کر جائیں۔

(۴۲) ایسا تعویذ پہن کر بَیتُ الخَلاء میں جاسکتے ہیں جو موم جامہ کرکے کپڑے وغیرہ میں سی لیا گیا ہو۔

(۴۳) کھڑے کھڑے پیشاب نہ کریں کہ خلافِ سُنّت ہے۔ اگر سخت مجبوری ہو تو اجازت ہے مگر احتیاط رکھیں کہ چھینٹیں نہ آئیں۔

(۴۴) ایسی سخت زمین پر پیشاب نہ کریں کہ چھینٹے اُڑ کر کپڑوں وغیرہ پر پڑیں۔ اِسی طرح

کم گہرے ڈبلیو۔سی میں بھی بہت زیادہ احتیاط کریں کہ چھینٹیں نہ اُڑیں۔

(۴۵) بعض نادان بھائی ڈبلیو۔سی کے باہر کے پکے فرش پر پیشاب کی دھار چھوڑتے ہیں یہ بے حد معیوب ہے اِس طرح لوٹے وغیرہ پر چھینٹیں آنے کا قوی احتمال ہے۔

(۴۶) نرم و جاذب زمین پر یا گڑھا کھود کر پیشاب کریں۔

(۴۷) سوئی کی نوک کے برابر پیشاب کی باریک چھینٹیں اگر اُڑ کر کپڑے یا بدن پر آئیں تو اُس سے کپڑا یا بدن ناپاک نہیں ہوتا۔ (بہارِ شریعت)

(۴۸) جس کپڑے پر پیشاب کی ایسی ہی باریک چھینٹیں اگر اُڑ کر پڑ گئیں اور وہ کپڑا پانی میں پڑ گیا تو پانی ناپاک نہ ہوگا۔ (بہارِ شریعت)

(۴۹) ان جگہوں پر پیشاب نہ کریں۔ کنویں، حوض یا چشمے کے کنارے، پانی خواہ ٹھہرا ہوا ہو یا بہتا ہو۔ نہر، دریا اور تالاب وغیرہ کے کنارے یا پھلدار درخت کے نیچے یا اُس کھیت میں جس میں زراعت موجود ہو، سایہ میں جہاں لوگ اُٹھتے بیٹھتے ہوں، مسجد اور عیدگاہ کے پہلو میں (یعنی سائیڈ میں) قبرستان کے اندر، راستہ میں، جس جگہ مویشی بندھے ہوں ان سب جگہوں میں پیشاب اور بڑا اِستنجا کرنا مکروہ ہے۔

(۵۰) جس جگہ وُضو یا غُسل کیا جاتا ہو وَہاں پر پیشاب کرنا مکروہ ہے۔ اِس سے وَسوسے بھی آتے ہیں۔

(۵۱) کسی کی دیوار یا گھر کے باہر بھی پیشاب نہ کریں کہ اِس سے مالکِ مکان کو تکلیف ہوتی ہے۔

(۵۲) بِغیر مجبوری لیٹ کر یا ننگے ہو کر پیشاب اور بڑا اِستنجا کرنا منع ہے۔

(۵۳) آگے یا پیچھے سے کسی قسم کی نجاست مَثلاً خون، پیپ وغیرہ بھی اگر نکلے تو ڈھیلوں سے صاف کر لینے سے طہارت ہو جائے گی جبکہ مَخرَج سے ہٹ کر نہ ہو مگر دھو ڈالنا مُستَحَب ہے۔

(۵۴) پیشاب وغیرہ کرنے کے بعد اگر صرف پانی سے ہی طہارت کرلی تو بھی جائز ہے مگر مُستَحب یہ ہے کہ ڈھیلے لینے کے بعد پانی سے طہارت کریں۔

(۵۵) ڈھیلوں کی کوئی تعداد شرط نہیں ہے بلکہ جتنے سے صَفائی ہوجائے۔ اگر ایک سے صَفائی ہوگئی تب بھی سُنّت ادا ہوگئی اور اگر تین ڈھیلے لیے اور صفائی نہ ہوئی تو سُنّت ادا نہ ہوئی۔ البتہ مُستَحب یہ ہے کہ طاق ہوں اور کم سے کم تین ہوں۔ اگر ایک یا دو سے صفائی ہوگئی تو تین کی گنتی پوری کرلیں اور اگر چار سے صفائی ہوگئی تب بھی ایک اور لے لیں تاکہ طاق ہوجائیں۔

(۵۶) ڈھیلوں سے طہارت اُس وَقت ہوگی کہ نَجاست سے مَخرَج کے آس پاس کی جگہ دِرہم یا اُس سے زیادہ آلُودہ نہ ہو۔ لہٰذا اگر ایک دِرہم[1] کی مقدار میں نَجاست پھیل گئی تو دھونا واجِب اور اگر اُس سے زیادہ حِصّے میں لگ جائے تو دھونا فرض ہے۔ مگر ڈھیلے لینا اب بھی سُنّت رہے گا۔

(۵۷) کنکر، پتّھر، وہ پھٹا ہوا کپڑا جو اب قابِلِ استِعمال نہ رہا ہو، درزی کی بے قیمت فالتو کترن یہ سب ڈھیلے کے حُکم میں ہیں اِن سے بھی صاف کرلینا بلاکراہت جائز ہے۔ دیوار سے بھی اِستِنجا سُکھا سکتے ہیں۔ مگر شرط یہ ہے کہ وہ دوسرے کی دیوار نہ ہو۔ اگر دوسرے کی مِلک ہو یا وَقف ہو تو اِس سے طہارت تو ہوجائے گی مگر اِس سے اِستِنجا کرنا مکرُوہ ہے۔ اِس سے وہ لوگ درس حاصل کریں جو بے دھڑک دوسروں کی دیواروں پر پان کی پچکاری مار دیا کرتے ہیں اور پیشاب وغیرہ کے لیے بھی بیٹھ جاتے ہیں۔ حالانکہ بعض اوقات صاحِبِ مکان لکھ بھی دیتے ہیں کہ "یہاں پیشاب کرنا منع ہے" پھر بھی

---

[1] یہاں "دِرہم" سے کیا مُراد ہے، یہ اور نَجاست کے دیگر تفصیلی اَحکامات سیکھنے کے لیے "بہارِ شریعت حصّہ دُوم" کا مُطالعہ فرمائیں۔ سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہُ

کوئی پرواہ نہیں کرتا۔ اس طرح دوسروں کی دیوار خراب کرنا حق العبد تلف کرنا ہے۔

(۵۸) جو مکان اپنے پاس کرائے پر ہے اُس کی دیوار سے اِستنجا سکھا سکتے ہیں۔

(۵۹) پرائی دیوار سے اِستنجا کے لیے ڈھیلے لینے جائز نہیں، چاہے وہ مکان آپ نے کرایہ پر لیا ہو۔

(۶۰) ہڈی، سُوکھی روٹی، گوبر، پکی اینٹ، ٹھیکری، شیشہ، کوئلے، جانور کا چارہ نیز ایسی چیز جس کی کچھ نہ کچھ قیمت بنتی ہو اگرچہ ایک آدھ پیسہ ہی سہی۔ اِن چیزوں سے استنجا کرنا مکروہ ہے (بہارِ شریعت) اِس سے معلوم ہوا کہ آجکل جو جاذب کاغذ (ٹشو پیپر) چلے ہیں یہ استعمال نہ کیے جائیں کیونکہ یہ قیمتاً ملتے ہیں۔ میرا مشورہ ہے کہ درزی جو کترن پھینک دیا کرتے ہیں وہ اپنے پاس جمع کر لیا کریں اور چند ٹکڑے ہو سکے تو اپنے پاس ہی رکھا کریں کام آتے رہیں گے۔

(۶۱) ڈھیلا کچی مٹی کا ہونا چاہیے۔ پکی ہوئی مٹی (یعنی آم کے مٹکے کی ٹھیکری وغیرہ) سے زخم یا مرض کا اندیشہ ہے (فتاویٰ رضویہ شریف)

(۶۲) لکڑی یا بانس سے اِستنجا کرنے سے بَواسیر کا اندیشہ ہے۔

(۶۳) کاغذ سے اِستنجا کرنا منع ہے اگرچہ اُس پر کچھ بھی نہ لکھا ہو، یا چاہے "ابو جہل" جیسے کافر کا نام لکھا ہو (بہارِ شریعت)

(۶۴) سیدھے ہاتھ سے اِستنجا کرنا مکروہ ہے۔ اگر کسی کا اُلٹا ہاتھ بیکار ہو گیا ہو تو اُسے سیدھے ہاتھ سے جائز ہے۔

(۶۵) آلہ کو سیدھے ہاتھ سے چھونا یا سیدھے ہاتھ میں ڈھیلے پکڑ کر سکھانا مکروہ ہے۔ جس ڈھیلے سے ایک بار استنجا کر لیا اُسے دوبارہ کام میں لانا مکروہ ہے مگر دوسری کروٹ اُس کی صاف ہو تو کر سکتے ہیں۔

(۶۶) پیشاب کے بعد جس کو یہ اِحتمال ہے کہ کوئی قطرہ باقی رہ گیا ہے جو اُٹھنے، بیٹھنے یا وزن اُٹھانے سے آئے گا اُس پر اِستبراء "یعنی پیشاب کرنے کے بعد ایسا کام کرنا کہ اگر قطرہ رُکا ہوا ہو تو گر جائے واجب ہے۔" اِستبراء ٹہلنے سے ہوتا ہے یا زور سے زمین پر پاؤں مارنے یا داہنے پاؤں کو بائیں یا بائیں پاؤں کو دائیں پر رکھ کر زور لگانے یا بُلندی سے نیچے یا نیچے سے بُلندی پر چڑھنے یا کھنکارنے یا بائیں کروٹ پر لیٹنے سے ہوتا ہے۔ اِستبراء اُس وقت تک کرے کہ دل کو اطمینان ہو جائے۔

(۶۷) اِستبراء کرنے والا پیشاب کرنے والے ہی کے حُکم میں ہے لہٰذا اسے بھی ٹہلنے وغیرہ کے دَوران قبلہ کو مُنہ یا پیٹھ کرنا حرام ہے۔ اِسی طرح نہ بات چیت کرے نہ سلام و جوابِ سلام۔ شرم و حیا سے سر جُھکائے حتَّی الاِمکان اپنے کو لوگوں کی نظر سے بچا کر اِستبراء کرنا چاہیئے۔

(۶۸) مَرد اگر ہاتھ پاؤں سے معذور ہو تو اُس کی بیوی اِستنجاء کرا دے اور اگر عورت ایسی ہی مَعذور و مجبور ہو تو اُس کا شوہر۔ بیوی نہ ہو یا عورت کا شوہر نہ ہو تو کسی اور رِشتہ دار، بیٹی، بیٹا، بھائی، بہن سے اِستنجا نہیں کرا سکتے بلکہ مُعاف ہے۔

(۶۹) زَم زم شریف سے اِستنجاء کرنا مکرُوہ ہے اور اگر ڈھیلا نہ لیا ہو تو ناجائز۔

(۷۰) وُضُو کے بَقِیَّہ پانی سے طہارت کرنا خِلافِ اَولیٰ ہے۔

(۷۱) طہارت کے بچے ہوئے پانی سے وُضُو کر سکتے ہیں۔ بعض لوگ جو اس کو پھینک دیتے ہیں یہ اسراف و ناجائز ہے۔

(۷۲) دُودھ پیتے مُنّے اور مُنّی کا پیشاب بھی ایسا ہی ناپاک ہے جیسا کہ بڑوں کا ناپاک ہوتا ہے: بہارِ شریعت میں ہے کہ یہ جو اکثر عوام میں مشہور ہے کہ دودھ پیتے

بچوں کا پیشاب پاک ہے محض غلط ہے۔"

(۷۳) اگر نماز پڑھی اور جیب میں پیشاب، شراب یا خون کی شیشی ہے تو نماز نہ ہوگی اور اگر جیب میں انڈا ہے جس کی زردی خون ہو چکی ہے تو نماز ہو جائے گی۔

(۷۴) پیشاب وغیرہ جب تک اپنے مَخرَج (یعنی خارج ہونے کے سوراخ) سے باہر نہ نکلے اُس وقت تک وُضو نہیں جاتا۔ البتہ اپنے مَخرَج سے معمولی سا بھی اگر خارج ہو گیا، وُضو جاتا رہا۔

(۷۵) فُضلہ پر سے اُڑ کر اگر مکھیاں کپڑے پر بیٹھ جائیں تو اِس سے کپڑے ناپاک نہیں ہوتے۔

(۷۶) بعض اَوقات پیشاب کے مقام سے بھی ہوا خارِج ہوتی ہے اِس سے وُضو نہیں جاتا۔ البتہ پیچھے کے مَقام سے معمولی ہوا بھی اگر خارِج ہو گئی وُضو جاتا رہا۔

(۷۷) آگے یا پیچھے کی شرمگاہ کا ڈھیلوں سے اِستنجا کر لیا، پانی استعمال نہ کیا اِس میں کوئی حَرَج نہیں حتّٰی کہ پھر اُس جگہ سے پسینہ نکل کر کپڑے یا بدن پر لگا تو کپڑے اور بدن ناپاک نہ ہوں گے۔

(۷۸) کُتا بدن یا کپڑے سے چھو جائے تو اِس سے بدن یا لباس ناپاک نہیں ہوتا چاہے اُس کا بدن تر ہی کیوں نہ ہو۔ ہاں اگر اُس کے جِسم پر کوئی نجاست لگی ہوئی ہو تو اور بات ہے۔ البتہ کُتّے کا لُعاب لگ گیا تو ناپاک ہو گیا۔

اے ہمارے پیارے اللہ (عَزَّوَجَلَّ) ہمیں سُنّت کے مطابق اِستنجا کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے باطِن کو بھی ہر قسم کی آلودگیوں سے پاک رکھنے کی توفیق عطا فرما۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

الٰہی (عزوجل)! یہ مقبول میری دُعا ہو ! مِری ہر اَدا سنّتِ مصطفٰے (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہو !

چالیس سُنّتیں

① ہر نیک اور جائز کام بِسْمِ اللّٰہ شریف پڑھ کر شروع کرنا چاہیئے۔ البتّہ حرام وناجائز کام سے قبل بِسْمِ اللّٰہ شریف ہرگز ہرگز نہ پڑھی جائے۔

② جب کسی اسلامی بھائی سے مُلاقات کرنا ہو تو اُسے سلام کرنا سُنّت ہے۔

③ مُصَافَحہ اِس طرح سُنّت ہے کہ جب دو اِسلامی بھائی آپس میں مُلاقات کریں تو پہلے سلام کریں پھر مُصَافَحہ کریں۔

④ مُصَافَحہ کرتے وقت سُنّت یہ ہے کہ ہاتھ میں رُومال وغیرہ حائل نہ ہو، دونوں ہاتھ خالی ہوں اور ہتھیلی سے ہتھیلی ملنی چاہیئے۔

⑤ مُسکرا کر اور خندہ پیشانی سے بات چیت کرنا سُنّت ہے۔

⑥ چِلّا چِلّا کر بات کرنا جیسا کہ آجکل بے تکلُّفی میں دوست آپس میں کرتے ہیں، خِلافِ سُنّت ہے۔

⑦ چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا سُنّت ہے۔ بہتر یہ ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن کہے۔ سُننے والے پر واجب ہے کہ فوراً "یَرْحَمُكَ اللّٰہ" (یعنی اللہ عزوجل تجھ پر رَحم کرے) کہے۔ اور اِتنی آواز سے کہے کہ چھینکنے والا خود سُن لے۔ اگر جواب میں تاخیر کردی تو گُنہگار ہوگا۔ صِرف جواب دینے سے گناہ مُعاف نہیں ہوگا۔ توبہ بھی کرنا ہوگی۔ (بہارِ شریعت)

⑧ جواب سُن کر چھینکنے والا کہے "یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ" (اللہ تعالیٰ ہماری اور تمہاری مَغْفِرت فرمائے)۔ یا یہ کہے "یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ" (اللہ عزوجل تمہیں ہدایت دے اور تمہاری اِصلاح فرمائے)۔

(۹) کُرتے میں سُنّت یہ ہے کہ دامن کی لمبائی آدھی پنڈلی تک ہو اور آستین کی لمبائی زیادہ سے زیادہ اُنگلیوں کے پَوَرے تک اور چوڑائی ایک بالشت ہو۔

(۱۰) تہبند باندھنا سُنّت ہے۔ پاجامہ پہننا بھی جائز ہے کہ سرکار (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے پسند فرمایا ہے۔ اور صحابۂ کرام (عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) نے پہنا بھی ہے۔

(۱۱) پاجامہ یا تہبند پاؤں کے ٹخنوں سے اوپر رکھیں۔

(۱۲) پاجامہ بیٹھ کر پہنیں اور عمامہ کھڑے ہو کر باندھیں جس نے اِس کا اُلٹ کیا۔ وہ ایسے مرض میں مُبتلا ہو گا جس کی دوا نہیں۔ (ضِیاءُ القُلُوب فِی لِبَاسِ المَحبُوب)

(۱۳) پہلے کُرتہ پہنیں پھر پاجامہ۔

(۱۴) پہنتے وقت سیدھی طرف سے شُروع کریں۔ مَثَلاً پہلے کُرتہ کی سیدھی آستین میں سیدھا ہاتھ داخل کریں پھر اُلٹی میں اِسی طرح پہلے پاجامہ کے سیدھے پائنچے میں سیدھا پاؤں داخل کریں پھر اُلٹے میں۔

(۱۵) جب کپڑے اُتارنے لگیں تو پہلے بِسْمِ اللّٰہ پڑھ لیں۔ اِس کی بَرَکت سے شیطان سے سَتر پوشی ہو جائے گی۔

(۱۶) اُتارتے وقت اُلٹی طرف سے شُروع کریں۔

(۱۷) نیا کپڑا جُمعہ سے پہننا شُروع کریں کہ سُنّت ہے۔

(۱۸) لِباس جب اُتاریں یا بِستر سے سو کر اُٹھیں تو تہ کر کے (یعنی لپیٹ کر) رکھیں یُونہی نہ چھوڑ دیں ورنہ شیطان اِستِعمال کرتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ)

(۱۹) سُرِین زمین پر رکھیں اور دونوں گھٹنوں کو کھڑا کر کے دونوں ہاتھوں سے گھیر لیں۔ ایک ہاتھ کو دوسرے سے پکڑ لیں۔ اِس طرح بیٹھنا سُنّت ہے۔

(۲۰) چار زانو (پالتی مار کر) بیٹھنا بھی سُنّت ہے۔

(۲۱) جہاں کچھ دُھوپ اور کچھ چھاؤں ہو وہاں بیٹھنا منع ہے۔

(۲۲) جب کبھی اِجتماع یا مجلس میں آئیں تو لوگوں کو پھلانگ کر آگے نہ جائیں جہاں جگہ ملے وہیں بیٹھ جائیں۔

(۲۳) جب بیٹھیں تو جُوتے اُتار لیں آپ کے قدم آرام پائیں گے۔ (الحدیث)

(۲۴) جب کوئی آئے تو اُس کے لئے سَرک جانا اور جگہ کُشادہ کرنا سُنّت ہے۔

(۲۵) ہو سکے تو قبلہ کی طرف رُخ کر کے بیٹھیں کہ اکثر پیارے آقا (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم) دو زانو قبلہ رُو دونوں ہاتھ مُبارک زانوؤں پر رکھ کر بیٹھتے تھے۔ (اِس کے علاوہ بھی بیٹھنے کے انداز ہیں جو آگے گزرے)۔

(۲۶) راستے میں دو عورتیں کھڑی ہوں۔ یا جا رہی ہوں تو اُن کے بیچ میں سے نہ گزریں۔

(۲۷) راہ چلتے ہوئے پریشان نظری (یعنی اِدھر اُدھر دیکھنے) سے بچیں۔

(۲۸) چلنے میں یہ بھی اِحتیاط کریں کہ جُوتے کی آواز پیدا نہ ہو۔

(۲۹) پہلے سِیدھا جُوتا پہنیں پھر اُلٹا اور اُتارتے وَقت پہلے اُلٹا جُوتا اُتاریں پھر سیدھا۔

(۳۰) کھانا کھانے سے پہلے اور بعد دونوں ہاتھ پہنچوں تک دھونا، کُلّی کرنا اور مُنہ کا اگلا حصّہ دھونا سُنّت ہے۔ البتّہ کھانے کے بعد اگر مُنہ نہ بھی دھویا تو یہ نہ کہیں گے کہ سُنّت ادا نہ ہوئی۔

(۳۱) کھانے کے وَقت اُلٹا پاؤں بچھا دیں اور سیدھا کھڑا رکھیں یا سُرین پر بیٹھ جائیں اور دونوں گھٹنے کھڑے رکھیں یا دو زانو بیٹھیں۔ تینوں میں سے جس طرح بیٹھیں سُنّت ادا ہو جائے گی۔

(۳۲) روٹی اُلٹے ہاتھ میں پکڑ کر سیدھے ہاتھ سے توڑیں کہ یہ سنّت ہے۔

(۳۳) لُقمہ یا روٹی کا ٹکڑا یا اناج کے دانے وغیرہ گر جائیں تو اُٹھا کر پُونچھ کر کھا لیں کہ مغفرت کی بِشارت ہے۔ الحمدللہ۔

(۳۴) ایک اُنگلی سے کھانا شیطان کا طریقہ ہے اور دو۲ اُنگلیوں سے کھانا مغروروں کا طریقہ ہے۔ تین۳ اُنگلیوں سے کھانا سُنّت ہے۔

(۳۵) کھانے کے بعد تِنکے سے دانتوں کا خلال کریں کہ سُنّت ہے۔

(۳۶) پانی بیٹھ کر، اُجالے میں دیکھ کر، سیدھے ہاتھ سے بِسْمِ اللہ پڑھ کر تین۳ سانس میں اِس طرح پئیں کہ ہر مرتبہ گلاس کو مُنہ سے ہٹا کر سانس لیں پہلی اور دُوسری بار ایک ایک گھونٹ پئیں اور تیسری۳ سانس میں جتنا چاہیں پئیں۔ جب پی چکیں تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہیں۔

(۳۷) پینے کے بعد گلاس میں بچا ہوا پانی ہرگز نہ پھینکیں کہ اِسراف ہے، اور اِسراف حرام ہے۔ کسی اور کو پلا دیں۔ حدیثِ پاک میں آتا ہے،
"مؤمن کے جُوٹھے میں شِفاء ہے"

(۳۸) سونے سے پہلے مِسواک کرنا سُنّت ہے۔ باوُضُو سونا سُنّت ہے۔

(۳۹) سونے سے پہلے بِسْمِ اللہ شریف پڑھ کر بستر کو تین۳ بار جھاڑلیں تاکہ کوئی مُوذی جانور کیڑے مکوڑے وغیرہ ہوں تو نکل جائیں۔

(۴۰) کبھی چٹائی پر سوئیں، کبھی چمڑے پر کبھی چارپائی پر تو کبھی یُوں ہی فرش پر سوئیں، تو کبھی ہاتھ کا تکیہ بنالیں۔ یہ سب سُنّتیں ہیں۔ ان کو اپنانے سے مدینے والے تاجدار (صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم) کا عِشق بڑھے گا۔ (اِن شاءَ اللہ عزوجل)

اے ہمارے پیارے اللہ (عزوجل) ہمیں اُٹھنے بیٹھنے کی سُنّتوں اور آداب پر عمل پیرا ہونے کی توفیقِ رفیق مرحمت فرما۔ آمین بجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)

یا الٰہی (عزوجل)! جب رضاؔ (رحمۃ اللہ علیہ) خوابِ گراں سے سَر اُٹھائے
دولتِ بیدارِ عشقِ مصطفٰے (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ساتھ ہو

میٹھا مدینہ

حضرت علامہ مولانا محمد الیاس قادری صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے ایمان افروز بیانات کی کیسٹوں کی فہرست

قیمت فی کیسٹ -/۱۸ روپے

نمبر شمار	موضوع	وقت	نمبر شمار	موضوع	وقت	نمبر شمار	موضوع	وقت	نمبر شمار	موضوع	وقت
۱	خوف خدا حصہ ۱	C-60	۳۸	محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم	C-60	۷۵	جہنم کی آگ	C-60	۱۱۲	شکستہ کھوپڑی کا ایک بیان ۸۹ء	C-90
۲	خوف خدا حصہ ۲	〃	۳۹	مدینے کی باتیں	〃	۷۶	جہنم کی تباہ کاریاں	〃	۱۱۳	جنت کسے کہتے ہیں حصہ ۱	C-60
۳	دل آزاری کی سزا حصہ ۱	〃	۴۰	رقت انگیز دعا	〃	۷۷	خوفناک بچھو	〃	۱۱۴	〃 حصہ ۲	〃
۴	〃 حصہ ۲	〃	۴۱	گناہوں کا عذاب حصہ ۱	〃	۷۸	انوکھی سزائیں حصہ ۱	〃	۱۱۵	تین قبریں اوکاڑہ ۸۹ء	〃
۵	حب مال حصہ ۱	〃	۴۲	〃 حصہ ۲	〃	۷۹	〃 حصہ ۲	〃	۱۱۶	فیصل آباد کا بیان فیصل آباد	C-90
۶	〃 حصہ ۲	〃	۴۳	سنتوں کا بیان	〃	۸۰	شیطان کی بیزاری	〃	۱۱۷	قبر کی سرگزشت سرگودھا	〃
۷	〃 حصہ ۳	〃	۴۴	بہلول رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ	〃	۸۱	پراسرار بچہ	〃	۱۱۸	بدنصیب عابد	C-60
۸	حسن اخلاق حصہ ۱	〃	۴۵	حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا واقعہ	〃	۸۲	نورانی پہاڑ	〃	۱۱۹	خوش نصیب عابد	〃
۹	〃 حصہ ۲	〃	۴۶	مدینہ شریف کی حاضری حصہ ۱	〃	۸۳	قبر کی تباہ کاریاں	〃	۱۲۰	قوم لوط کی تباہ کاریاں	〃
۱۰	〃 حصہ ۳	〃	۴۷	〃 حصہ ۲	〃	۸۴	مزدور شہزادہ	〃	۱۲۱	جشن ولادت صلی اللہ علیہ وسلم	〃
۱۱	〃 حصہ ۴	〃	۴۸	حج و عمرہ کا بیان	C-90	۸۵	قبر کا امتحان	〃	۱۲۲	قارون کا انجام	〃
۱۲	〃 حصہ ۵	〃	۴۹	عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم	C-60	۸۶	معراج شریف کا بیان حصہ ۱	〃	۱۲۳	مالک بن دینار اور جنت کا محل	〃
۱۳	حقوق العباد حصہ ۱	〃	۵۰	تخریب کاری کی مذمت	〃	۸۷	〃 حصہ ۲	〃	۱۲۴	قبر کی سرگزشت حصہ ۱	〃
۱۴	〃 حصہ ۲	〃	۵۱	غوث پاک رضی اللہ عنہ کا واقعہ	〃	۸۸	قبر کی پکار حصہ ۱	〃	۱۲۵	〃 حصہ ۲	〃
۱۵	〃 حصہ ۳	〃	۵۲	امر بالمعروف و نہی عن المنکر	〃	۸۹	〃 حصہ ۲	〃	۱۲۶	ماں باپ کو ستانا حرام ہے	〃
۱۶	〃 حصہ ۴	〃	۵۳	اجتماع ٹھٹھہ شریف	〃	۹۰	حیدرآباد کا اجتماع ۸۸ء حصہ ۱	〃	۱۲۷	پیار برائیوں کی نشاندہی	〃
۱۷	والدین کے حقوق	〃	۵۴	عید الاضحی، مسائل و فضائل	C-90	۹۱	〃 ۸۸ء حصہ ۲	〃	۱۲۸	ملاوٹ کرنے والوں کا خوفناک انجام	〃
۱۸	جہنم کے عذاب	〃	۵۵	تین مقبلین کا واقعہ	C-60	۹۲	〃 حصہ ۳	〃	۱۲۹	آخرت کا امتحان نوابشاہ	〃
۱۹	گناہ کبیرہ	〃	۵۶	مدینہ ہی مدینہ حصہ ۱	〃	۹۳	ہولناک سزائیں حصہ ۱	〃	۱۳۰	〃 حصہ ۲	〃
۲۰	مال دنیا کا بیان	〃	۵۷	〃 حصہ ۲	〃	۹۴	〃 حصہ ۲	〃	۱۳۱	عجیب و غریب خواب میرپور خاص	〃
۲۱	حسد	〃	۵۸	دورۂ پنجاب ڈیرہ غازی خان ۸۷ء	〃	۹۵	جہنم کے طبقات	〃	۱۳۲	حضرت عیسیٰ اور ایک کھوپڑی حصہ ۱	〃
۲۲	شیطان کے مکر و فریب	〃	۵۹	دورۂ لاہور ۸۷ء	〃	۹۶	تین قبریں	〃	۱۳۳	〃 حصہ ۲	〃
۲۳	جسم کے اعضاء	〃	۶۰	دورۂ رحیم یار خان ۸۷ء	C-90	۹۷	آگ کی نگاہیں	〃	۱۳۴	قیامت کی نشانیاں	〃
۲۴	دنیا نے ہمیں کیا دیا؟	〃	۶۱	دورۂ سرگودھا ۸۷ء	〃	۹۸	کفن چور کی توبہ	〃	۱۳۵	قیامت کی ہولناکیاں	〃
۲۵	دنیا کی مذمت	〃	۶۲	سالانہ اجتماع ۸۷ء عشا کا بیان حصہ ۱	C-60	۹۹	بندوں کے حقوق	〃	۱۳۶	قیامت کا ہولناک منظر	〃
۲۶	نماز و طہارت	〃	۶۳	〃 حصہ ۲	〃	۱۰۰	اجتماع ملتان حصہ ۱	〃	۱۳۷	شب معراج کے دولہا صلی اللہ علیہ وسلم	〃
۲۷	رجب شریف کے فضائل	〃	۶۴	〃 عصر کا بیان حصہ ۳	〃	۱۰۱	〃 حصہ ۲	〃	۱۳۸	بداعمالیوں کا سانپ	〃
۲۸	شعبان شریف کے فضائل	〃	۶۵	〃 حصہ ۴	〃	۱۰۲	ایک عجیب واقعہ	〃	۱۳۹	ملتان کا اجتماع ۱۹۸۹ء حصہ ۱	〃
۲۹	فضائل روزہ	〃	۶۶	〃 درس قرآن شریف	〃	۱۰۳	اللہ سے ڈرو	〃	۱۴۰	〃 حصہ ۲	〃
۳۰	صبر	〃	۶۷	نیکیوں کی ترغیب	〃	۱۰۴	غار کے قیدی	〃	۱۴۱	دنیا کا اصلی روپ	〃
۳۱	غسل	〃	۶۸	پردے کی اہمیت	〃	۱۰۵	عجیب آزمائش	〃	۱۴۲	موت آکر رہے گی حصہ ۱	〃
۳۲	غیبت و چغلی کی مذمت	〃	۶۹	شان غوث الاعظم رضی اللہ عنہ	〃	۱۰۶	بلعم بن باعورا	〃	۱۴۳	〃 حصہ ۲	〃
۳۳	ولی الف مبارک	〃	۷۰	معاشرہ کی اصلاح	〃	۱۰۷	ذکر و درود و سلام	〃	۱۴۴	نحوست کی تباہ کاریاں	〃
۳۴	روزہ مبارک، زکوٰۃ کا بیان	C-120	۷۱	آخرت کی تیاری	〃	۱۰۸	قربانی کے مسائل	〃	۱۴۵	فیضان رمضان	〃
۳۵	الوداع حیدرآباد ماہ رمضان	〃	۷۲	سرمایۂ آخرت	〃	۱۰۹	زمین کھا گئی نوجوان کیسے کیسے	〃	۱۴۶	رمضان المبارک کی بےحرمتی کی سزا	〃
۳۶	اصلاح معاشرہ حصہ ۱	C-45	۷۳	جہنم کیا ہے؟	〃	۱۱۰	ڈھل جائے گی یہ جوانی	〃	۱۴۷	مجرموں کی تباہ کاریاں	〃
۳۷	〃 حصہ ۲	〃	۷۴	جہنم کا خوف	〃	۱۱۱	حضرت اقبال ڈیرہ غازی خان ۸۹ء	C-90	۱۴۸	موت سے فرار کہاں؟	〃
									۱۴۹	شیطان کے تین وار	〃
									۱۵۰	غصے کا انجام	〃
									۱۵۱	غصے کا علاج	〃

ایدھی پرنٹرز فون ۲۰۳۶۸۰ کھارادر کراچی

حضرت علامہ مولانا محمد الیاس قادری صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے ایمان افروز بیانات کی کیسٹوں کی فہرست

قیمت فی کیسٹ -/۱۸ روپے

نمبر شمار	موضوع	وقت	نمبر شمار	موضوع	وقت	نمبر شمار	موضوع	وقت	نمبر شمار	موضوع	وقت
۱	خوف خدا ۱	C-60	۳۸	محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم	C-60	۷۵	جہنم کی آگ	C-60	۱۱۲	شکستہ کھوپڑی ایک بیان ۸۹ء	C-90
۲	خوف خدا ۲	〃	۳۹	مدینے کی باتیں	〃	۷۶	جہنم کی تباہ کاریاں	〃	۱۱۳	جنت کسے کہتے ہیں ۱	C-60
۳	دل آزاری کی سزا ۱	〃	۴۰	رقت انگیز دعا	〃	۷۷	خوفناک بچھو	〃	۱۱۴	〃 〃 〃 ۲	〃
۴	〃 〃 ۲	〃	۴۱	گناہوں کا عذاب ۱	〃	۷۸	انوکھی سزائیں ۱	〃	۱۱۵	تین قبریں اوکاڑہ ۸۹ء	〃
۵	حبِ مال ۱	〃	۴۲	〃 〃 ۲	〃	۷۹	〃 〃 ۲	〃	۱۱۶	فیصل آباد کا بیان فیصل آباد	C-90
۶	〃 ۲	〃	۴۳	سنتوں کا بیان	〃	۸۰	شیطان کی بیزاری	〃	۱۱۷	قبر کی سرگزشت سرگودھا	〃
۷	〃 ۳	〃	۴۴	بہلول رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ	〃	۸۱	پُراسرار بچہ	〃	۱۱۸	بدنصیب عابد	C-60
۸	حسنِ اخلاق ۱	〃	۴۵	حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا واقعہ	〃	۸۲	نورانی پہاڑ	〃	۱۱۹	خوش نصیب عابد	〃
۹	〃 ۲	〃	۴۶	مدینہ شریف کی حاضری ۱	〃	۸۳	قبر کی تباہ کاریاں	〃	۱۲۰	قوم لوط کی تباہ کاریاں	〃
۱۰	〃 ۳	〃	۴۷	〃 〃 ۲	〃	۸۴	مزدور شہزادہ	〃	۱۲۱	جشنِ ولادت صلی اللہ علیہ وسلم	〃
۱۱	〃 ۴	〃	۴۸	حج و عمرہ کا بیان	C-90	۸۵	قبر کا امتحان	〃	۱۲۲	قارون کا انجام	〃
۱۲	〃 ۵	〃	۴۹	عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم	C-60	۸۶	معراج شریف کا بیان ۱	〃	۱۲۳	مالک بن دینار اور جنت کا محل	〃
۱۳	حقوق العباد ۱	〃	۵۰	تخریب کاری کی مذمت	〃	۸۷	〃 〃 〃 ۲	〃	۱۲۴	قبر کی سرگزشت ۱	〃
۱۴	〃 ۲	〃	۵۱	غوث پاک رضی اللہ عنہ کا واقعہ	〃	۸۸	قبر کی پکار ۱	〃	۱۲۵	〃 〃 〃 ۲	〃
۱۵	〃 ۳	〃	۵۲	امر بالمعروف و نہی عن المنکر	〃	۸۹	〃 〃 ۲	〃	۱۲۶	ماں باپ کو ستانا حرام ہے	〃
۱۶	〃 ۴	〃	۵۳	اجتماع ٹھٹھہ شریف	〃	۹۰	حیدرآباد کا اجتماع ۸۸ء ۱	〃	۱۲۷	پیاری برائیوں کی نشاندہی	〃
۱۷	والدین کے حقوق	〃	۵۴	عید الاضحیٰ، مسائل و فضائل	C-90	۹۱	〃 〃 〃 ۸۸ء ۲	〃	۱۲۸	ملاوٹ کرنے والوں کا خوفناک انجام	〃
۱۸	جہنم کے عذاب	〃	۵۵	تین مبلغین کا واقعہ	C-60	۹۲	〃 〃 〃 ۳	〃	۱۲۹	آخرت کا امتحان نواب شاہ	〃
۱۹	گناہِ کبیرہ	〃	۵۶	مدینہ ہی مدینہ ۱	〃	۹۳	ہولناک سزائیں ۱	〃	۱۳۰	〃 〃 〃 ۲	〃
۲۰	مالِ دنیا کا بیان	〃	۵۷	〃 〃 ۲	〃	۹۴	〃 〃 ۲	〃	۱۳۱	عجیب و غریب خواب میرپور خاص	〃
۲۱	حسد	〃	۵۸	دورۂ پنجاب ڈیرہ غازی خان ۸۷ء	〃	۹۵	جہنم کے طبقات	〃	۱۳۲	حضرت عیسیٰ اور ایک کھوپڑی ۱	〃
۲۲	شیطان کے مکر و فریب	〃	۵۹	دورۂ لاہور ۸۷ء	〃	۹۶	تین قبریں	〃	۱۳۳	〃 〃 〃 ۲	〃
۲۳	جسم کے اعضاء	〃	۶۰	دورۂ رحیم یار خان ۸۷ء	C-90	۹۷	آگ کی نگاہیں	〃	۱۳۴	قیامت کی نشانیاں	〃
۲۴	دنیا نے ہمیں کیا دیا؟	〃	۶۱	دورۂ سرگودھا ۸۷ء	〃	۹۸	کفن چور کی توبہ	〃	۱۳۵	قیامت کی ہولناکیاں	〃
۲۵	دنیا کی مذمت	〃	۶۲	سالانہ اجتماع، عشا کا بیان ۱	C-60	۹۹	بندوں کے حقوق	〃	۱۳۶	قیامت کا ہولناک منظر	〃
۲۶	نماز و طہارت	〃	۶۳	〃 〃 ۲	〃	۱۰۰	اجتماع ملتان ۱	〃	۱۳۷	شبِ معراج کے دولہا صلی اللہ علیہ وسلم	〃
۲۷	رجب شریف کے فضائل	〃	۶۴	〃 〃 عصر کا بیان ۱	〃	۱۰۱	〃 〃 ۲	〃	۱۳۸	بداعمالیوں کا سانپ	〃
۲۸	شعبان شریف کے فضائل	〃	۶۵	〃 〃 ۲	〃	۱۰۲	ایک عجیب واقعہ	〃	۱۳۹	ملتان کا اجتماع ۱۹۸۹ء ۱	〃
۲۹	فضائلِ روزہ	〃	۶۶	〃 〃 درسِ قرآن شریف	〃	۱۰۳	اللہ سے ڈرو	〃	۱۴۰	〃 〃 〃 ۲	〃
۳۰	تکبر	〃	۶۷	نیکیوں کی ترغیب	〃	۱۰۴	غار کے قیدی	〃	۱۴۱	دنیا کا اصلی روپ	〃
۳۱	غسل	〃	۶۸	پردے کی اہمیت	〃	۱۰۵	عجیب آزمائش	〃	۱۴۲	موت آکر رہے گی ۱	〃
۳۲	غیبت و چغلی کی مذمت	〃	۶۹	شانِ غوث الاعظم رضی اللہ عنہ	〃	۱۰۶	بلعم بن باعورا	〃	۱۴۳	〃 〃 〃 ۲	〃
۳۳	ذوالحجہ مبارک	〃	۷۰	معاشرہ کی اصلاح	〃	۱۰۷	ذکر و درود و سلام	〃	۱۴۴	مجوس کی تباہ کاریاں	〃
۳۴	ماہِ مبارک زکوٰۃ کا بیان	[illegible]	۷۱	آخرت کی تیاری	〃	۱۰۸	قربانی کے مسائل	〃	۱۴۵	فیضانِ رمضان	〃
۳۵	الوداع حیدرآباد ماہِ رمضان	〃	۷۲	سرمایۂ آخرت	〃	۱۰۹	زمین کھا گئی نوجوان کیسے کیسے	〃	۱۴۶	رمضان المبارک کی بے حرمتی کی سزا	〃
۳۶	اصلاحِ معاشرہ ۱	C-60	۷۳	جہنم کیا ہے؟	〃	۱۱۰	ڈھل جائے گی یہ جوانی	〃	۱۴۷	مجرموں کی تباہ کاریاں	〃
۳۷	〃 〃 ۲	〃	۷۴	جہنم کا خوف	〃	۱۱۱	حسن ابدال ڈیرہ غازی خان ۸۹ء	C-90	۱۴۸	موت سے فرار کہاں؟	〃
									۱۴۹	شیطان کے تین وار	〃
									۱۵۰	غصے کا انجام	〃
									۱۵۱	غصے کا علاج	〃

ابدھی پرنٹرز فون: ۲۰۳۶۸۰ کھارادر، کراچی